بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیچہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبد القدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیچہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ جولائی 2021ء	4
... خلافت علی منہاج نبوت...	9
اطاعت خلافت کی برکات وثمرات	12
ایک طالع مند، طالع کی یاد میں	19
سید طالع کی شہادت پر اظہار افسوس (منظوم کلام)	23
سائنس کی دنیا	25
Fitness & Health Corner	26
بزم اطفال	27
گوشۂ ادب	28
ملکی رپورٹس	30
Remembering One of the *Ulul Albab* Scientist	37
Summary of the Friday Sermon on 6th August 2021	40

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

سید طالع احمد کیلئے تمغہ شہادت

سید طالع احمد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے چشم و چراغ تھے اور دونوں جانب سے نجیب الطرفین تھے۔ افریقہ کی سرزمین پر اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران انہوں نے جام شہادت نوش کیا جب ڈاکوؤں نے ان پر حملہ کیا۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانے میں ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی شخص کعبہ شریف کو منہدم کریگا۔ خدا تعالیٰ کے اولی العزم خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس خطرے کو بھانپتے ہوئے نیر احمدیت حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؓ کو افریقہ بھجوایا تا کہ قبل اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو پورا افریقہ اسلام احمدیت کی آغوش میں آئے اور کعبہ کے پرستار پیدا ہوں نہ کہ نعوذ باللہ اس کے تباہ کار۔حضرت مصلح موعود کی فراست رنگ لائی اور ارض افریقہ کے طول و عرض میں توحید کے پرستار خدائے واحد ویگانہ کی صدائیں بلند کرنے لگے۔ اور تثلیث کے پیروکار جو اپنے زعم میں کعبۃ اللہ پر تثلیث کے علم کو لہرانا چاہتے تھے شکست فاش سے دوچار ہوئے۔ اس بات کا اعتراف ہٹلر نے بھی اپنی کتاب ''میری جدوجہد'' میں کیا کہ افریقہ میں عیسائی مشنری مسلمانوں کے بالمقابل شکست کھا رہے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ دراصل ہٹلر کے اس بیان میں عیسائیوں کے بالمقابل احمدیت کی کامیابیوں کا اعتراف ہے کیونکہ افریقہ میں سوائے احمدیت کے کوئی عیسائی مشنری کے بالمقابل نبرد آزما نہیں ہے۔

ارض افریقہ سے تعلق رکھنے والے حضرت بلالؓ نے توحید کی سربلندی کے لئے ناقابل فراموش قربانیاں پیش کیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لئے اسی طرز کی قربانیوں کو از سر نو پیش کرنے کے لئے جماعت آخرین یعنی احمدیت کے احباب عدیم المثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ کی زمین وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ ان میں وہ خوش نصیب بادشاہ بھی شامل ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت تلاش کی۔ بہر حال جماعت احمدیہ افریقہ کا قدم خلافت احمدیہ کے زیر سایہ ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔

ہمارے امام عالی مقام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل کئی سال افریقہ میں گزارے اور پیارے آقا نے ملک افریقہ کی ترقی میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ان خدمات اور نصرت جہاں سکیم کے تحت ہو رہے کاموں کی کوریج کے لئے سید طالع مرحوم شہید افریقہ گئے ہوئے تھے۔ جہاں اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران انہیں شہادت کا مقام حاصل ہوا۔شہید مرحوم کی عظمت اور قربانی کتنی عظیم تھی کہ پیارے آقا نے پورا خطبہ جمعہ انکے اوصاف حمیدہ کے تذکرہ پر ارشاد فرمایا۔ چنانچہ شہید مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ؛

''ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ایسے وفا شعار، خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے جماعت کو عطا فرماتا رہے۔لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ پیار او جو وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اس عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا تھا جو اس نے کیا تھا۔ مجھے حیرت ہوتی تھی اسے دیکھ کر اور اب تک ہوتی ہے کہ کس طرح اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا اور پھر اسے نبھایا۔ اور ایسا نبھایا کہ اس کے معیار کو انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ بزرگوں کے واقعات پڑھتا تھا اس لیے نہیں کہ تاریخ سے آگاہی حاصل کرے اور ان کی قربانیوں پر صرف حیرت کا اظہار کرے بلکہ اس لیے کہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا ایسا ادراک تھا کہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ ستمبر ۲۰۲۱ء)

(نیاز احمد نائک)

لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (المائدہ: 94)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر مزید تقویٰ اختیار کریں اور مزید ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...(ترجمہ) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا۔ اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا ۳۰ مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ مَیں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے......''

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آکر رک نہیں جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے تو ہماری انتہاء صرف عدل قائم کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ ایک دنیادار کہے گا کہ جب عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار قائم ہو گئے تو پھر کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو ایک معراج ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جب یہ قائم ہو جائے تو دنیا کی نظر میں اس سے زیادہ کوئی نیکیوں پر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔ ایک جگہ پر کھڑے ہو جانا دنیا کی نظر میں تو یہی اعلیٰ معیار ہے۔ لیکن کامل ایمان والوں کی نظر میں یہ اعلیٰ معیار نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی حسین تعلیم کی روشنیاں ہیں۔ اور عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔... وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔''

(خطبہ جمعہ 19 مارچ 2004ء)

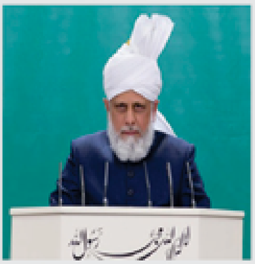

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 02 جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا ہے، اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یمن کی زمین جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نیچے تھی اصولی طور پر حکومت اس کی مالک تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب انہیں عرب سے نکالا تو ان سے وہ زمین چھینی نہیں بلکہ خریدی۔ فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے نجران کے مشرکوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کیا اور ان کی زمینیں اور باغ خرید لیے۔

اسلام میں جنگی قیدیوں کے علاوہ غلام بنانے کی ممانعت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں یمن سے ایک وفد آیا اور اس نے شکایت کی کہ اسلام سے قبل مسیحیوں نے انہیں یونہی غلام بنالیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مَیں اس کی تحقیقات کروں گا۔ اس کے برعکس یورپ میں انیسویں صدی تک غلامی کو جاری رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کے دوران 18 ہجری میں مدینے اور اس کے گردونواح میں شدید قحط پڑا۔ بارش نہ ہونے کے سبب ساری زمین سیاہ راکھ کے مشابہ ہوگئی اور یہ کیفیت نَو ماہ جاری رہی۔ اس سال کو عام الرمادۃ یعنی راکھ کا سال کہتے ہیں۔ ایسے میں حضرت عمرؓ نے والیٔ مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کو مدد کے لیے خط بھیجا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاصؓ نے اناج اور غلّے کے ایک ہزار اونٹ بھیجے۔ گھی اور کپڑے اس کے علاوہ تھے۔ والیٔ عراق حضرت سعدؓ نے تین ہزار اونٹ اناج اور غلّہ بھجوایا جسے آپؓ نے دیہات کی جانب بھجوا دیا۔ اِن سخت ایام میں حضرت عمرؓ اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے۔ آپؓ مسلسل روزے رکھا کرتے، ایک روز اونٹ ذبح کیے گئے تو شام کے وقت حضرت عمرؓ کی خدمت میں کوہان اور کلیجی کے ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آئے۔ بتایا گیا کہ یہ ان اونٹوں میں سے ہے جو آج ذبح کیے گئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: افسوس! مَیں کیا ہی برا نگران ہوں اگر اچھا حصّہ اپنے لیے رکھ لوں اور ردّی حصّہ لوگوں کو کھلاؤں۔ جب قحط کے یہ ایّام اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو ایک شخص نے خواب دیکھا کہ آنحضرتؐ نے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی ہدایت پر نمازِ استسقا ادا کی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نماز ادا کر کے ابھی آپؓ گھر نہیں پہنچے تھے کہ میدان بارش کی وجہ سے تالاب بن گیا۔

مسجدِ نبویؐ میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں چٹائیاں بچھائی گئیں۔ آپؓ کے عہدِ خلافت کے دوران سترہ ہجری میں، مسجدِ نبویؐ کی توسیع ہوئی۔ اس توسیع میں کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے مسجد کو رسول اللہؐ کے دَورِ مبارک کی طرز پر استوار کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کے عرصۂ خلافت میں مردم شماری کا آغاز ہوا، اسی طرح خوراک کی فراہمی کے لیے راشن سسٹم بھی متعارف کرایا گیا۔ حضرت عمرؓ کا تذکرہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ویب سائٹ کے لانچ کا اعلان فرمایا۔

www.ahmadipedia.org یہ ویب سائٹ مرکزی شعبہ آرکائیو اور ریسرچ سینٹر نے بنائی ہے جہاں ایک سرچ انجن کی طرز پر جماعتی کتب، شخصیات، واقعات، عقائد اور عمارات کے متعلق مواد تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اس ویب سائٹ کی تیاری میں تکنیکی مراحل مرکزی

شعبہ آئی ٹی کے مستقل عملے اور رضا کاروں نے بحسن وخوبی سرانجام دیے ہیں جبکہ مواد کی تیاری میں حصولِ مواد سے لے کر ترجمہ اور اَپ لوڈنگ تک تمام مراحل میں شعبہ آرکائیو کے مربیان اور رضا کاروں نے ان تھک محنت سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ نمازِ جمعہ کے بعد ان شاء اللہ مَیں اس ویب سائٹ کو لانچ کروں گا۔

فرمودہ 9 جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے باقاعدہ قضا کے صیغے کا اجرا فرمایا، تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر فرمائے۔ قاضیوں کے انتخاب میں ماہرینِ فقہ کو منتخب فرماتے، ان کا امتحان لیتے، ان کی گراں قدر تنخواہیں مقرر فرماتے۔ دولت مند اور معزز شخص کو قاضی مقرر کرتے تاکہ فیصلے کے وقت وہ کسی کے رعب میں نہ آسکے۔ حضرت عمرؓ انصاف اور مساوات کا اتنا خیال رکھتے کہ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ آپؓ کا معاملہ حضرت زید بن ثابتؓ کی عدالت میں پہنچا۔ حضرت زیدؓ نے فریقین کو طلب کیا اور حضرت عمرؓ کی تعظیم کی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے۔ یہ کہہ کر آپؓ حضرت ابیؓ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے قانونِ شریعت سے واقفیت کے لیے افتا کا محکمہ جاری فرمایا تو حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابو درداءؓ کو نامزد کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علاوہ کسی اَور سے فتویٰ نہیں لیا جائے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے دَور میں ایک جلیل القدر صحابی غالباً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے لوگوں کو کوئی مسئلہ بتایا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو پہنچی تو آپؓ نے فوراً ان سے جواب طلب کیا کہ کیا تم امیر ہو یا امیر نے تمہیں مقرر کیا ہے کہ فتویٰ دیتے رہو۔ دراصل اگر ہر ایک شخص کو فتویٰ دینے کا حق ہو تو بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور بہت سے فتاویٰ عوام کے لیے ابتلا کا موجب بن سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ملک میں امن وامان اور بازار کی نگرانی کے لیے احداث یعنی پولیس کا محکمہ قائم فرمایا، باقاعدہ جیلیں بنوائیں۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ بیت المال میں سے کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ ان کی بیٹی آئی اور اس نے ایک درہم منہ میں ڈال لیا۔ حضرت عمرؓ نے انگلی منہ میں ڈال کر وہ درہم نکالا اور کہا اے لوگو! عمر اور اس کی آل کے لیے اتنا ہی حق ہے جتنا عام مسلمانوں کا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰؓ بیت المال میں جھاڑو دے رہے تھے کہ انہیں ایک درہم ملا۔ اتفاق سے وہیں حضرت عمرؓ کا ایک چھوٹا بچہ گزر رہا تھا، ابوموسیٰ نے وہ درہم اس بچے کو دے دیا۔ حضرت عمرؓ نے بچے کے ہاتھ میں درہم دیکھا تو بچے سے دریافت کیا اور پھر ابوموسیٰ سے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ! کیا اہلِ مدینہ میں سے اہلِ عمرؓ کے گھر سے زیادہ حقیر تر تیرے نزدیک کوئی گھر نہیں تھا۔ تُو نے چاہا کہ امّتِ محمدیہؐ سے کوئی باقی نہ رہے مگر وہ ہم سے اس ظلم کا مطالبہ کرے۔ رفاہِ عام کے کاموں میں حضرت عمرؓ نے فراہمیٔ آب کے لیے نہریں کھدوائیں۔ اسلامی حکومت کے تحت غیر اقوام کے لوگ بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے صیغۂ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لیے کسی قوم اور ملک کی تخصیص نہ تھی۔ والنٹیئر فوج میں ہزاروں مجوسی شامل تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر مقرر کیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں جو نئی باتیں ایجاد کیں انہیں مؤرخین 'اوّلیات' کہتے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب 'الفاروق' میں چوالیس کے لگ بھگ 'اوّلیات' درج کر کے لکھا ہے کہ اس کے سوا اور بھی عمرؓ کی اوّلیات ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے قلم انداز کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔

فرمودہ 16 جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کا دَورِ خلافت تیرہ ہجری سے تئیس

ہجری تک، تقریباً ساڑھے دس سال پر محیط تھا۔اس زمانے کی فتوحات کی وسعت کے متعلق شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کے مفتوحہ علاقوں کا کل رقبہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل بنتا ہے۔ان مفتوحہ علاقوں میں شام، مصر، عراق، ایران، خوزستان، آرمینیا، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور مکران وغیرہ شامل ہیں۔حضرت عمرؓ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہر فتح کے وقت مسلمانوں میں موجود ہوتے تھے۔ اگرچہ آپؓ باقاعدہ جنگ میں حصّہ نہ لیتے تاہم مدینے سے ہی مسلمان کمانڈروں کو ہدایات بھجواتے رہتے اور روزانہ کی بنیاد پر ان سے آپؓ کی خط وکتابت جاری رہتی اور حضرت عمرؓ نے مدینہ میں بیٹھ کر مسلمانوں کو اپنے لشکروں کو ترتیب دینے کی ہدایات دیں اور ان کو ان علاقوں کے بارے میں ایسے بتایا اس طرح کی ہدایات دی گویا حضرت عمرؓ کے سامنے ان علاقوں کا نقشہ موجود تھا یا وہ علاقے حضرت عمرؓ کے سامنے تھے۔امام بخاری نے صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے لشکر تیار کرتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔ یعنی آپ اس قدر متفکر ہوتے تھے کہ نماز کے دوران میں بھی اسلامی فوجوں کی منصوبہ بندی کا کام جاری رہتا تھا اس دوران دعا بھی کرتے رہتے ہوں گے۔یہی وجہ ہے کہ ہمیں جا بجا نظر آتا ہے کہ آپ کی ہدایات کی پیروی کرتے ہوئے مسلمان فوجوں نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فتوحات حاصل کیں۔

سیّد میر محمود احمد صاحب فتوحاتِ ایران وعراق کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں عراقی افواج کی کمان حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں تھی لیکن اپنے عہدِ خلافت کے آخر میں آپؓ نے شامی جنگوں کی اہمیت کے پیشِ نظر ان کو شام جانے کا حکم دیا اور عراق کی کمان حضرت مثنّیٰؓ بن حارثہ کے سپرد فرمادی۔ جب حضرت ابوبکرؓ بیمار ہوئے اور اسلامی فوج کو پیغامات موصول ہونے میں تاخیر ہونے لگی تو حضرت مثنّیٰؓ اپنے نائب مقرر کرکے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور وصیت فرمائی کہ ان کی وفات کے معاً بعد مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے کر ایک لشکر حضرت مثنّیٰؓ کے ساتھ روانہ کردیں۔حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ متواتر تین روز تک وعظ فرماتے رہے لیکن لوگ ایران کی شان وشوکت کے سبب خائف رہے۔لوگوں کا خیال تھا کہ عراق کی فتح حضرت خالدؓ کے بنا ممکن نہیں لیکن چوتھے روز حضرت عمرؓ نے اس زور سے تلقین فرمائی کہ لوگوں کے دل دہل گئے چنانچہ اس ترغیب کے نتیجے میں پانچ ہزار کا لشکر تیار ہوگیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی جنگ جسر کے بارے میں کچھ بیان فرمایا ہے کہ سب سے بڑی اور ہولناک شکست جو اسلام کو پیش آئی وہ جنگ جسر تھی۔مسلمانوں کا یہ نقصان ایسا خطرناک تھا کہ مدینہ تک اِس سے ہل گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ والوں کو جمع کیا اور فرمایا اب مدینہ اور ایران کے درمیان کوئی روک باقی نہیں۔ مدینہ بالکل ننگا ہے اور ممکن ہے کہ دشمن چند دنوں تک یہاں پہنچ جائے۔اِس لئے میں خود کمانڈر بن کر جانا چاہتا ہوں۔باقی لوگوں نے تو اِس تجویز کو پسند کیا مگر حضرت علیؓ نے کہا کہ اگر خدانخواستہ آپ کام آ گئے تو مسلمان تتر بتر ہوجائیں گے اور ان کا شیرازہ بالکل منتشر ہوجائے گا اِس لئے کسی اور کو بھیجنا چاہئے آپ خود تشریف نہ لے جائیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو جو شام میں رومیوں سے جنگ میں مصروف تھے لکھا کہ تم جتنا لشکر بھیج سکتے ہو بھیج دو کیونکہ اِس وقت مدینہ بالکل ننگا ہو چکا ہے اور اگر دشمن کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو وہ مدینہ پر قابض ہوجائے گا۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔مکرم فتحی عبد السلام مبارک صاحب، مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل مبشر احمد صاحب سابق مبلغ انچارج کینیڈا و سیرالیون، مکرمہ سائرہ سلطان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب، مکرمہ عضون المعاضمانی صاحبہ آف شام۔

فرمودہ 23 جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بویب جو تیرہ یا سولہ ہجری میں ہوئی اس کی تفصیل تاریخ میں یوں ملتی ہے کہ جنگِ جسر میں شکست سے حضرت عمرؓ کو سخت تکلیف پہنچی چنانچہ آپؓ نے تمام عرب

میں خطیب بھجوا کر عرب قبائل کو اس قومی معرکے کے لیے تیار کیا۔ اس لشکر میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی قبائل بھی شامل تھے۔ اس جنگ میں مسلمان خواتین کی ہمت و دلیری کا یہ نمونہ سامنے آیا کہ جب لڑائی کے بعد مسلمانوں کا ایک دستہ گھوڑے دوڑاتا ہوا خواتین اور بچوں کے کیمپ کے پاس پہنچا تو خواتین نے سمجھا کہ یہ دشمن کی فوج ہے جو ہم پر حملہ آور ہونے لگی ہے۔ ان خواتین نے بچوں کو گھیرے میں لیا اور خود پتھر اور چوبیں لے کر مقابلے کے لیے تیار ہو گئیں۔ فوجی دستہ قریب پہنچنے پر ان کو معلوم ہوا کہ یہ تو مسلمان ہیں چنانچہ اس پارٹی کے راہ نما عمرو بن عبدالمسیح نے بے ساختہ کہا کہ اللہ کے لشکر کی خواتین کو یہی زیبا ہے۔

چودہ ہجری میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان فیصلہ کُن لڑائی جنگِ قادسیہ ہوئی جس کے نتیجے میں ایرانی سلطنت مسلمانوں کے قبضے میں آ گئی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو فرمایا کہ رستم کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے وجیہ، عقل مند اور بہادر لوگوں کو بھیجو۔ حضرت سعدؓ نے چودہ اشخاص کو منتخب کر کے سفیر بنا کر بھیجا۔ ان سفیر حضرات نے یزدجرد کے سامنے تین باتیں رکھیں۔ ایک یہ کہ اسلام قبول کر لو۔ دوسری بات یہ کہ جزیہ ادا کرو اور تیسری بات یہ کہ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یزدجرد نے کہا کہ اگر قاصدوں کو قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو مَیں تم سب کو قتل کروا دیتا۔ پھر اس نے مٹی کا ایک ٹوکرا منگوایا اور اسلامی وفد کے سردار کو کہا کہ میری طرف سے یہ لے جاؤ۔ حضرت مصلح موعودؓ جنگِ قادسیہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ وہ صحابی نہایت سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھے اور اپنا سر جھکا دیا اور مٹی کا بورا اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ پھر اُن صحابی نے ایک چھلانگ لگائی اور تیزی کے ساتھ دربار سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے کہا کہ آج ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی زمین ہمارے حوالے کر دی ہے۔ یہ کہہ کر وہ وفد گھوڑوں پر سوار ہوا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔ بادشاہ نے جب ان کا یہ نعرہ سنا تو اسے بدشگونی گمان کرتے ہوئے کانپ اٹھا اور اپنے درباریوں کو مسلمانوں کے پیچھے دوڑایا۔ مگر مسلمان گھڑ سوار اس وقت تک بہت دُور جا چکے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ عظیم تغیر اس لیے پیدا ہوا کیونکہ قرآنی تعلیم نے ان کے اخلاق اور ان کی عادات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ ان کی سفلی زندگی پر اس نے ایک موت طاری کر دی تھی اور انہیں بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کی سطح پر لا کھڑا کر دیا تھا جس کی وجہ سے یہ انقلاب پیدا ہوا۔ پس قرآنی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حقیقی انقلاب آیا کرتے ہیں۔ خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ذکر ان شاء اللہ آئندہ بھی چلے گا۔

فرمودہ 30 جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ مدائن کی فتح کے متعلق آنحضرتؐ کے زمانے کی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ 'سیرت خاتم النبیینؐ' میں لکھتے ہیں کہ خندق کھودتے ہوئے ایک جگہ ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا۔ صحابہ آخر تنگ آکر رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ فوراً وہاں تشریف لائے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیا اور پتھر پر ضرب لگائی۔ لوہے کے لگنے سے پتھر سے شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور سے اللہ اکبر! کہا اور فرمایا مجھے مملکتِ شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر آپؐ نے دوسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے تیسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور صنعا کے دروازے مجھے دکھائے جا رہے ہیں۔ حضورؐ کے یہ نظارے عالَمِ کشف سے تعلق رکھتے تھے۔ مدائن کی فتح کا وعدہ حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت میں حضرت سعدؓ کے ہاتھوں پورا ہوا۔ قادسیہ کی فتح کے بعد موجودہ عراق کے قدیمی شہر بابل کو فتح کیا۔ بابل موجودہ عراق کا قدیم شہر تھا۔ بابل کو فتح کرنے کے بعد کُوثیٰ نام کے ایک تاریخی شہر کے مقام پر پہنچے یہ بابل کا نواحی علاقہ ہے۔ کُوثیٰ وہ جگہ تھی جہاں حضرت ابراہیمؑ کو نمرود نے قید کیا تھا اور قید خانے کی جگہ اس وقت تک محفوظ تھی۔ پھر کُوثیٰ سے ہوتے ہوئے اسلامی لشکر بہرسیر پہنچا۔ یہاں ایرانیوں نے کسریٰ کے شکاری شیر کو لشکر پر چھوڑ

دیا جو گرجتا ہوا اسلامی افواج پر حملہ آور ہو گیا۔حضرت سعدؓ کے بھائی ہاشم بن ابی وقاص نے شیر پر تلوار سے وار کیا اور شیر وہیں ڈھیر ہو گیا۔کسریٰ کا پایہ تخت ،مدائن بغداد سے بطرفِ جنوب کچھ فاصلے پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا۔مسلمانوں نے آگے بڑھ کر شہر اور کسریٰ کے محلات پر قبضہ کر لیا۔اس طرح رسول اللہ ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو آپؐ نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمائی تھی۔حضرت سعدؓ نے حکم دیا کہ شاہی خزانہ اور نوادرات جمع کیے جائیں۔مسلمان سپاہیوں نے نہایت دیانت داری کے ساتھ سارا سامان اکٹھا کر دیا۔مالِ غنیمت حسبِ قاعدہ تقسیم ہو کر پانچواں حصّہ دربارِ خلافت میں بھجوا دیا گیا۔

جب مالِ غنیمت میں سے خُمس حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؓ مالِ غنیمت میں موجود قیمتی جواہرات دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا اللہ جس قوم کو یہ عطا فرماتا ہے تو اُن میں حسد اور بغض بڑھ جاتا ہے۔
حضورِ انور نے فرمایا یہ بڑے غور و فکر اور استغفار والی بات ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں حسد اور بغض دولت کے آنے کے بعد بڑھتا ہی چلا گیا۔طویل محاصرے کے بعد جب شہر فتح ہوا اور ہرمزان گرفتار کیا گیا تو اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا معاملہ حضرت عمرؓ پر چھوڑ دیا جائے۔حضرت ابو موسیٰ اشعری نے ہرمزان کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں مدینہ بھجوا دیا۔ہرمزان ،حضرت عمرؓ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا اور اس نے ایک دلچسپ مکالمے کے بعد اسلام قبول کر لیا اور مدینے ہی میں رہائش اختیار کر لی۔حضرت عمرؓ نے اس کا دو ہزار وظیفہ مقرر فرمایا۔’’عقد الفرید‘‘ میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایران پر لشکر کشی میں ہرمزان سے مشورہ کرتے اور اس کی رائے کے مطابق عمل کیا کرتے۔یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی شہادت میں ہرمزان کا ہاتھ تھا لیکن حضرت مصلح موعودؓ اس شبہ کو درست نہیں سمجھتے۔جب حضرت عمرؓ شہید ہو گئے تو اس نے بیان دے دیا کہ مَیں نے خود ہرمزان کو یہ خنجر فیروز کو پکڑاتے ہوئے دیکھا تھا۔
اس پر حضرت عمرؓ کے چھوٹے بیٹے عبید اللہ نے بلا تحقیق از خود ہرمزان کو قتل کر دیا۔جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو آپؓ نے ہرمزان کے بیٹے کو بلایا اور عبید اللہ کو اس کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ تیرے باپ کا قاتل ہے پس تُو جا اور اسے قتل کر دے۔گو بعد میں ہرمزان کے بیٹے نے لوگوں کی سفارش پر عبید اللہ کو قتل نہ کیا تاہم اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل کو گرفتار کرنا اور سزا دینا حکومت کا کام ہے۔حضورِ انور نے چند مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں خلافت علی منہاج نبوت کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

الفضل انٹرنیشنل کے سالانہ نمبر کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

پیارے قارئین الفضل انٹرنیشنل لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے الفضل انٹرنیشنل کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے موقع پر ’’اطاعتِ خلافت‘‘ کے موضوع پر اپنا سالانہ نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے اور قارئین کو اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خوشخبریاں دی تھیں اور جو پیشگوئیاں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی اُمت کو بتائی تھیں اس کے مطابق مسیح موعود کی آمد پر خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اور یہ خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائمی رہنا تھا اور رہنا ہے، انشاء اللہ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ مِنۡهَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ مِنۡهَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت ایک مبارک اُمت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ، یعنی دونوں زمانے شان وشوکت والے ہوں گے۔

کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اس وقت ہو گی جب رسول کی اطاعت ہو گی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہو گی۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ کے معیار بھی اس وقت

قائم ہوں گے بلکہ تم تقویٰ پر قدم مارنے والے اس وقت شمار ہو گے جب اطاعت گزار بھی ہو گے۔

اطاعت کیا چیز ہے اور اس کا حقیقی معیار کیا ہے؟ اطاعت کا معیار یہ نہیں ہے کہ صرف قسمیں کھالیں کہ جب موقع آئے گا تو ہم دشمن کے خلاف ہر طرح لڑنے کیلئے تیار ہیں صرف قسمیں کام نہیں آتیں۔ جب تک ہر معاملے میں کامل اطاعت نہیں دکھائیں گے حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں۔ کامل اطاعت دکھائیں گے تو تبھی سمجھا جائے گا کہ یہ دعوے کہ ہم ہر طرح سے مرمٹنے کیلئے تیار ہیں حقیقی دعوے ہیں۔ اگر اُن احکامات کی پابندی نہیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے دیئے ہیں تو بسا اوقات بڑے بڑے دعوے بھی غلط ثابت ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز اس پہلو سے کامل اطاعت کا عملی اظہار ہے۔ اگر یہ عملی اظہار نہیں اور بظاہر چھوٹے چھوٹے معاملات جو ہیں اُن میں بھی عملی اظہار نہیں تو پھر دعوے فضول ہیں۔ انسانوں کو دھوکا دیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے، ہر مخفی اور ظاہر عمل اُس کے سامنے ہے اس لیے اُس کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ یہ سامنے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اور ایک حقیقی مومن کو اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ اور جب ایک انسان کو اس بات پہ یقین قائم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے تو پھر صرف قسمیں ہی نہیں رہتیں بلکہ دستور کے مطابق اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر معروف فیصلے کی کامل اطاعت کے ساتھ تعمیل ہوتی ہے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت بجالانے کیلئے انسان حریص رہتا ہے۔ اُس کیلئے کوشش کرتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کیلئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو۔ بہت سارے مقام آسکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہوسکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہوسکتا ہے لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کیلئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کر دو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفۂ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔ پھر خلیفۂ وقت جانے اور اس کا کام جانے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرما دے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اسکی اطاعت بھی کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفۂ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کیے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کیلئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دُنیا کے سامنے رُسوا ہونے سے بچانے کیلئے برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچا لیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت میں اطاعتِ خلافت کی حقیقی روح کو قائم رکھے اور اس میں ہمیشہ ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بحوالہ اخبار بدر قادیان 26/ اگست 2021)

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

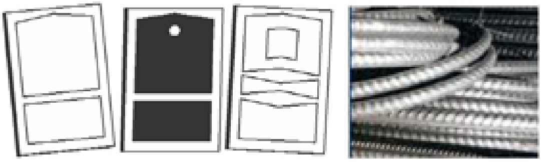

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles (2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

*** Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint**

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Cell :9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding, Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

اطاعت خلافت کی برکات و ثمرات

گیانی مبشر احمد خادم مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان

اطاعت کے بغیر دنیا کا کوئی نظام نہیں چل سکتا اور اطاعت ہر نظام کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اطاعت کرنے والا مومن اور انکار کرنے والا فاسق کہلاتا ہے۔ اطاعت خلافت ایک نعمت ہے جو رضائے باری تعالیٰ کی صورت میں مومن کو ملتی ہے۔ اطاعت کی اس عظیم الشان نعمت کا اظہار خدا تعالیٰ نے خلافت کے قیام کے ساتھ ہی کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا واقعہ بیان کرکے فرمایا کہ انسان کی تمام تر سعادتیں جذبہ اطاعت میں مضمر ہیں اور تمام تر شکایتیں نافرمانی کی وجہ سے ملتی ہیں۔ سعادتوں، برکتوں اور ثمرات کا یہ سرچشمہ نبوت کے بعد خلافت ہے جس سے پہلو تہی دامن فسق سے ہمکنار کرتی ہے۔ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الۡفَاسِقُوۡنَ (النور 56) اطاعت سے دوری کے نتیجہ میں انسان سخت ندامت اور شرمندگی کا مورد بنتا ہے۔ گویا یہی اطاعت ہے جو ایک عظیم نعمت ہے اور مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا امیدوار بناتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اطاعت امام پر بہت زور دیا ہے کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر نظام کا عموماً اور جماعت مومنین کا خصوصاً تمام ترقی کا دارومدار اطاعت خلافت پر ہے۔

اطاعت خلافت کے لئے خلافت کی اہمیت کا جاننا بھی ضروری ہے۔ خلافت ایک مضبوط کڑا ہے جو اسے مضبوطی کے ساتھ تھام کر رکھے گا وہ ہلاکت سے بچ جائے گا۔ خلافت وہ حبل اللہ ہے جو ہمیں خدا سے ملاتی ہے اور ہر تفرقہ اور فتنہ سے بچاتی ہے۔ خلافت وہ شجرۂ طیبہ ہے جس سے وابستہ رہ کر ہم سرسبز رہ سکتے ہیں اور جو اس شجرۂ طیبہ سے جدا ہوتا ہے وہ سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح ہے جو کاٹے جانے کے لائق ہے۔ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور وہ ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہے۔

خلافت کے تعلق میں مومنوں کی سب سے اہم اور بنیادی ذمہ داری نظام خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفہ وقت کی کامل اطاعت ہے۔ جب یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ خدا کا نمائندہ اور رب سے محبوب شخص ہوتا ہے تو پھر ان باتوں کا لازمی تقاضا ہے کہ ایسے بابرکت روحانی وجود سے دل و جان سے محبت کی جائے اور اپنے آپ کو کلیتاً اس کی راہ میں فدا کر دیا جائے۔

سورہ نور کی آیت استخلاف کے مطالعہ سے خوب عیاں ہو جاتا ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اسی اخلاص و وفا، محبت اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔

خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی اور اطاعت کے تعلق سے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:- ''اگر تم دیکھو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔'' (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22333)

پیارے خدام بھائیو!! اب ذرا اس حدیث پر غور کریں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت ہی درحقیقت دنیا میں سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے۔ خلافت جان و مال سے بڑھ کر قیمتی دولت ہے۔ پس جب یہ دولت کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو تو اس سے چمٹ جانا اور اسکی قدر کرنا اسکی اطاعت کرنا ہی زندگی اور بقا کی ضمانت ہے۔ نظام خلافت سے دلی وابستگی اور اسکی اطاعت اور اسکی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے بانی تنظیم

مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:۔

”جس کو خدا اپنی مرضی سے بناتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنادیا ہے۔ اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہو گی اور اس سے جس قدر دور رہو گے اس قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی جس طرح وہی شاخ پھل دے سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہ شخص اس سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپکو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کرتا ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 20 نومبر 1946ء ص 7)

پس اطاعت روح ہے ترقی کی، اطاعت جان ہے اتحاد جماعت کی، اطاعت خلافت وہ برقی رو ہے جس سے قلوب اور اذہان روشن ہوتے ہیں، اطاعت خلافت نام ہے خدا کی خاطر اور اسکے دین کی ترقی کی خاطر ایک مسلسل کوشش کی۔ میرے پیارے خدام بھائیو! ہم اپنے عہد میں ہمیشہ یہ الفاظ دوہراتے ہیں کہ ”اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ انشاء اللہ۔“

ہمیں ہمیشہ اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم اس عہد پر کس قدر عمل کرنے والے ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دردمندانہ دل کے ساتھ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخری سانس تک اس عہد کو صدق دل اور اخلاص و وفا کے ساتھ نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطاعت خلافت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

”کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی۔ اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اسوقت ہو گی جب رسول کی اطاعت ہو گی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہو گی۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ کے معیار بھی اس وقت قائم ہوں گے بلکہ تم تقویٰ پر قدم مارنے والے اس وقت شمار ہو گے جب اطاعت گزار بھی ہو گے۔

اطاعت کیا چیز ہے اور اس کا حقیقی معیار کیا ہے؟ اطاعت کا معیار یہ نہیں ہے کہ صرف قسمیں کھالیں کہ جب موقع آئے گا تو ہم دشمن کے خلاف ہر طرح لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف قسمیں کام نہیں آتیں۔ جب تک ہر معاملے میں کامل اطاعت نہیں دکھائیں گے۔ حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں۔ کامل اطاعت دکھائیں گے تو تبھی سمجھا جائے گا کہ یہ دعوے کہ ہم ہر طرح سے مر مٹنے کے لئے تیار ہیں حقیقی دعوے ہیں۔ اگر ان احکامات کی پابندی نہیں اور ان احکامات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے دئے ہیں تو بسا اوقات بڑے بڑے دعوے بھی غلط ثابت ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز اس پہلو سے کامل اطاعت کا عملی اظہار ہے۔ اگر یہ عملی اظہار نہیں اور بظاہر چھوٹے چھوٹے معاملات جو ہیں ان میں بھی عملی اظہار نہیں تو پھر دعوے فضول ہیں۔ انسانوں کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ ہر مخفی اور ظاہر عمل اس کے سامنے ہے اس لئے اس کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ پس ہمیشہ یہ سامنے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اور ایک حقیقی مومن کو اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب تک ایک انسان کو اس بات پہ یقین قائم ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے تو پھر صرف قسمیں ہی نہیں رہتیں بلکہ دستور کے مطابق اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر معروف فیصلے کی کامل اطاعت کے ساتھ تعمیل ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجالانے کے لئے انسان حریص رہتا ہے۔ اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا

نہ ہو۔ بہت سارے مقام آسکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہوسکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہوسکتا ہے۔لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ ٔوقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کردو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے خلیفہ ٔوقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔ پھر خلیفہ ٔ وقت جانے اور اس کا کام جانے اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اسکے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج ظاہر فرمادے گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیگا۔مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں،اسکے احکامات کی بجا آوری کریں اور اسکے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو اور اسکے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفہ ٔ وقت کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کئے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رسوا ہونے سے بچانے کے لئے برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمادے گا اور اپنے فیصلوں سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچالیتا ہے اور یہ ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت میں اطاعت خلافت کی حقیقی روح کو قائم رکھے اور اس میں ہمیشہ ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل کے سالانہ نمبر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خصوصی پیغام شمارہ الفضل انٹرنیشنل 27 جولائی تا 12 اگست 2021ء، سالانہ نمبر بعنوان ’’اطاعت خلافت‘‘ ص 2 تا ص 3)

حضرت حارث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰ بن زکریا علیھم السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا۔ ۔۔اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے -1جماعت کے ساتھ رہو، -2امام وقت کی باتیں سنو، -3 اور اسکی اطاعت کرو، -4دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو، -5اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے دوری اختیار کرلی سوائے اسکے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہوجائے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔‘‘(مسند احمد حدیث نمبر 17953)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطاعت خلافت کے تعلق سے افراد جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:- ’’اگر ہم جائزہ لیں تو اکثر موقع پر یہ نظر آئے گا کہ اطاعت کے وہ معیار حاصل نہیں کرتے جو ہونے چاہئیں۔ اگر کسی بات پر عمل کر بھی لیں تو بڑی بے دلی سے عمل ہوتا ہے جو مرضی کے خلاف باتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے جو حکم ہیں، ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ ان آیات میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے بلکہ ایک قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2019ء)

اس زمانہ کے امام اور مرسل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اطاعت امام کی اہمیت کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:- ’’اللہ اور اسکے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی

کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہؐ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔"(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 ص 318-317)

اطاعت امام کے مضمون کو تاریخی واقعات کی روشنی میں مزید وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:-

"اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔اس میں یہی تو سر ہے۔اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے۔اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان مین سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔۔۔ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔۔۔تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔اطاعت ہو تو ویسی ہو۔باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔"(الحکم جلد 5 نمبر 5 - 10 فروری 1901ء ص 1 تا 2)

ہمیں یہ دین و دنیا میں مقام سرفرازی دے
خلافت کی اطاعت سے ملے جذب دروں ایسا
دل وجاں کے لئے بن جائے جو وجہ سکینت بھی
ہمیں دے خوف کی حالت میں یہ امن وسکوں ایسا
یقیناً یہ شجر ہے ہر محبت اور شفقت کا
اسی کی چھاؤں میں ہی کامرانی، شادمانی ہے
یہ اک بیش قیمت رہنمائی ہے زمانے میں
اسی ناطے سے اپنی مطمئن یہ زندگانی ہے

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے ایک بابرکت ارشاد کے ساتھ خاکسار اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہے۔سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں کہ:-

"خلافت سے وفا کا تعلق بھی پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔نظام خلافت کے الٰہی وعدوں سے فیض پانے کی ہر احمدی کو توفیق ملتی رہے تاکہ یہ نظام ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس سے فیض پاتے چلے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2011ء)

پس خدام احمدیت اور خلیفۂ وقت سے محبت کا دم بھرنے والو!! آؤ آج ہم سب مل کر اس بات کا عہد کریں کہ ہم اپنے پیارے خلیفہ کی آخری سانس تک کامل اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

ملے گی ہر گام سرفرازی سر اطاعت جو خم رہے گا

❀❀❀

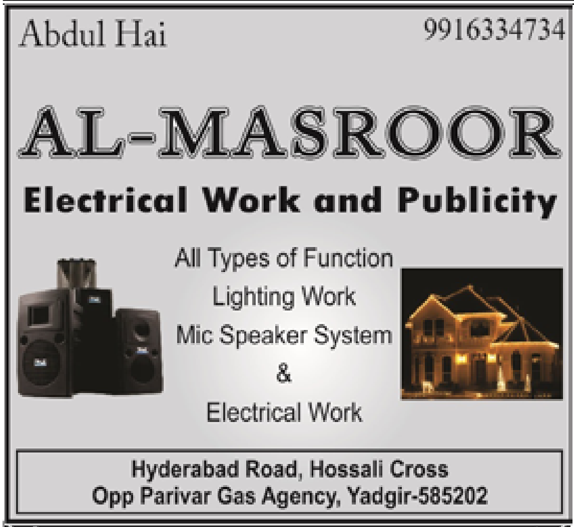
Abdul Hai
9916334734
AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity
All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work
Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

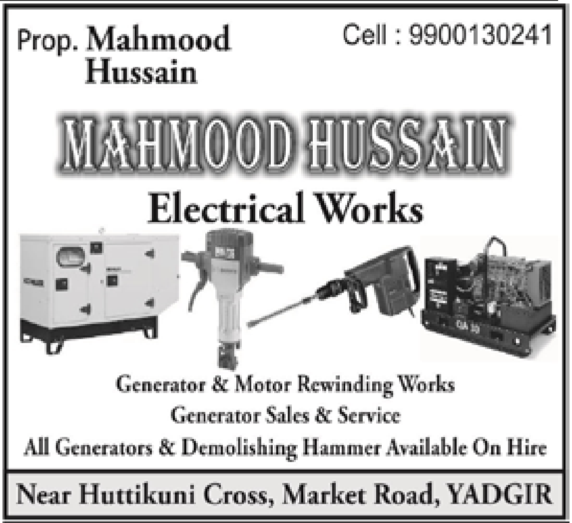
Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works
Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Asifbhai Mansoori
9998926311
Sabbirbhai
9925900467
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
Your's
CAR SEAT COVER
Mfg. All Type of Car Seat Cover
E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut
Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

ایک طالع مند، طالع کی یاد میں

آصف محمود باسط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں ایم ٹی اے نیوز کی ٹیم (سید طالع احمد، دائیں سے پہلے)

مجھے نہیں معلوم کہ طالع کہاں پیدا ہوا۔ کب پیدا ہوا۔ کب تعلیم سے فارغ ہوا۔ کب وقف کیا۔ اس لیے ان سطور میں طالع کا سوانحی خاکہ پیش نہ کرسکوں گا۔

جو بات مجھے معلوم ہے وہ یہ ہے کہ سید طالع احمد، ۲۴/ اگست ۲۰۲۱ء کو شہید ہوگیا۔

میں طالع کو جس قدر بھی جانتا ہوں، اس وجہ سے جانتا ہوں کہ وہ ایم ٹی اے میں کام کرنے والا ایک ساتھی تھا۔ بہت محنت، بہت خلوص سے، بے لوث خدمت کرنے والا ایک بہت ہی پیارا نوجوان۔ مگر اس کے باوجود میں اسے بہت کم جان پایا۔

مگر آج جب اس کی شہادت کی خبر آئی، تو طبیعت ایسی بے قرار ہوئی کہ جی چاہا کہ جو کچھ اس کے بارے میں معلوم ہے، تھوڑا ہی سہی، اسے تحریر کر دوں۔

سو یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر میرے ایک عظیم رفیقِ کار جو راہِ مولا میں قربان ہوگیا کے لیے میری پہلی آخری سلامی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جب انتقال ہوا، ان دنوں بہت سے چہرے مسجد فضل میں نظر آئے جو میرے لیے نئے تھے۔ ان میں ایک ایسا بچہ بھی تھا جو ابھی نوجوانی کی دہلیز پر کھڑا تھا۔ گھنگریالے بال۔ گندم گوں، صاف رنگت۔ درمیانہ قد۔ اور چہرے پر شدید رنج و غم کے آثار۔ مجھے یہ بچہ جب بھی نظر آیا، ایسا محسوس ہوا کہ اس عمر میں اس سانحہ کی شدت کا اندازہ جنہیں ہوا ہوگا، یہ ان میں سے ایک ہے۔

۲۰۰۹ء میں خاکسار نے اسلام کے اقتصادی نظام پر پروگرام بنانا تھا۔ اس میں سید ہاشم احمد صاحب کا انٹرویو بھی ریکارڈ کرنا تھا۔ تب جہاں یہ معلوم ہوا کہ سید ہاشم احمد صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی اولاد میں سے ہونے کے باعث خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا حصہ ہیں، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۰۰۳ء کا وہ غم زدہ بچہ ہاشم صاحب کا صاحبزادہ ہے۔ مگر یہ تعارف بھی واجبی سا ہوا اور یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ اس نوجوان کا نام طالع احمد ہے۔

یہ تعارف شاید اس وقت کے لیے محفوظ کر دیا گیا تھا جب وہ ایم ٹی اے میں آئے اور ہم رفیقِ کار بنیں اور ساتھ کام کریں۔ یہ ساتھ کام کرنے کا دورانیہ مختصر ہی سہی مگر مجھے فخر ہے کہ مجھے اس میں طالع کو جاننے کا موقع ملا۔ اس کے ساتھ قریب رہ کر کام کرنے والے اس کے بارے میں تفصیل سے لکھ سکیں گے۔ میں تو محض چند یادیں جو اَب ایک اثاثہ بن گئی ہیں، عام کرنا چاہتا ہوں۔

کچھ سات آٹھ برس پہلے وہ بچہ (جو بھرپور جوان ہو چکا تھا) جماعتی دفاتر میں نظر آنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک چمک ہوتی۔ بہت محبت اور تپاک سے ملتا۔ ہمیشہ پرجوش اور پرولولہ ترنگ میں ادھر سے ادھر چلا

جاتا۔ کبھی کبھی اپنی دُھن میں مست بھی لگتا۔ مگر جو وصف ذہن پر نقش ہوجانے والا تھا، وہ اس کی سادگی اور اس کا وقار تھا۔ سادہ لباس جس میں صفائی کے علاوہ کچھ بھی ملحوظ نہ رکھا ہوتا۔ پیروں میں ہمیشہ وہ جوتے جو سکول میں ورزش کے لیے پہنے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان جوتوں کی ایڑیاں بٹھا کر بھی پہنے ہوئے طالع اپنے کام میں مگن نظر آتا۔

طالع نے زندگی وقف کی تو اس کی تقرری شعبہ نیوز، ایم ٹی اے میں ہوئی۔ اس حوالہ سے بھی کچھ زیادہ واسطہ اس سے نہ رہا۔ مگر پھر اچانک طالع نے ایک ڈاکومنٹری پروگرام تیار کیا۔ پروگرام کا عنوان تھا

The White Birds of Hartlepool

پروگرام بنا چکا تو اسے چلانے سے پہلے مجھ سے رائے چاہی۔ میں نے پروگرام دیکھا اور تہِ دل سے اس کی تعریف کی۔ سب جانتے ہیں کہ یہ بہت ہی عمدہ پروگرام تھا جو طالع نے اپنے نانا اور نانی کی ہارٹلے پول میں تبلیغی مساعی کے لیے ذاتی کوششوں اور ان کے قابلِ رشک ثمرات پر بنایا تھا۔

میں نے تعریف بھی کی اور دو ایک باتوں کی نشاندہی بھی کہ شاید یوں بہتر ہو سکے۔ طالع نے میری رائے کو بہت محبت سے قبول کیا اور اس کے مطابق تبدیلی کرلی۔ مجھے کیا خبر تھی کہ ایک دن میں فخر سے بتاؤں گا کہ طالع جیسے بڑے آدمی نے مجھ سے نا صرف میری ناچیز رائے مانگی، بلکہ اس ناچیز رائے کو قابلِ قبول بھی سمجھا۔ میں نے تو دو ایک باتیں صرف اس کے اصرار پر بتادی تھیں، اور ساتھ یہ بھی کہ پروگرام ان دو ایک باتوں سمیت بھی بھلا چنگا ہے۔ مگر یہ طالع کا بڑا پن تھا۔ آج اس کا بڑا پن سب دنیا پر ثابت ہوگیا۔

یہ پروگرام ایم ٹی اے پر چلا اور کیا ہی خوب پذیرائی پائی۔ پھر کیا تھا! طالع نے ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا پروگرام بنانا شروع کر دیا۔ یوں طالع سے واقفیت بڑھی اور اس کی شخصیت کے دل موہ لینے والے پہلو دیکھنے کو ملے۔

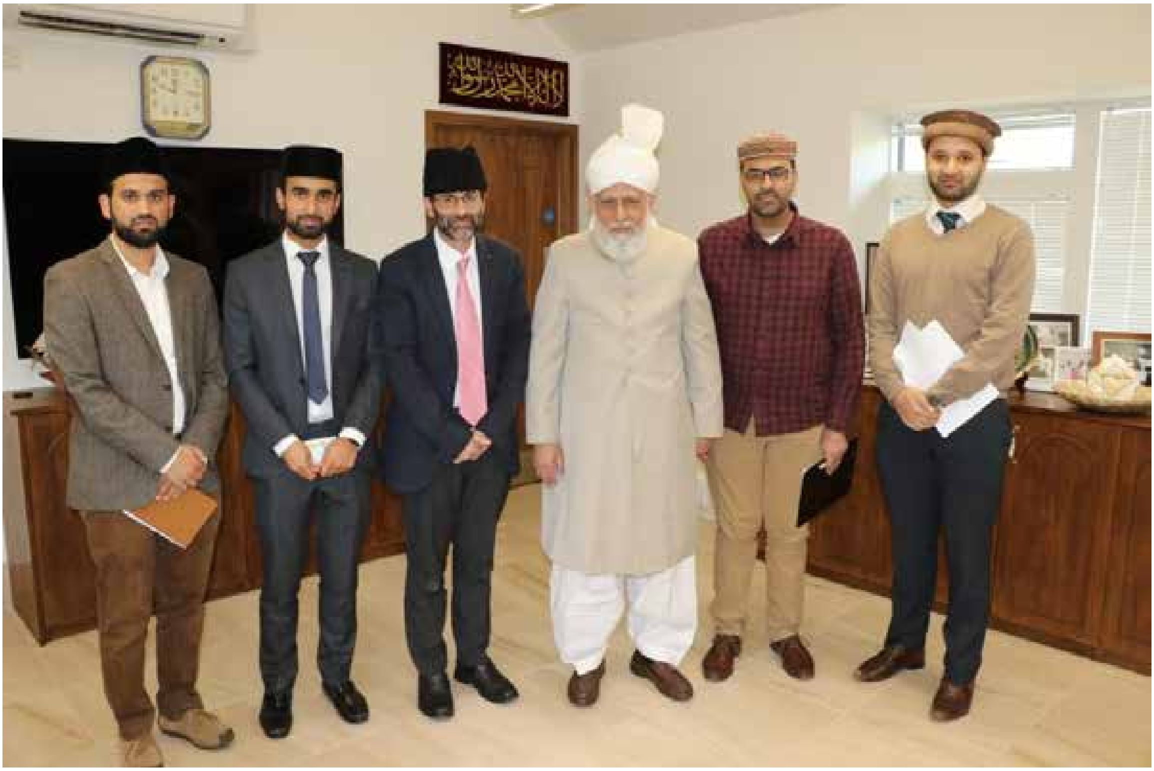

پھر ایک وقت آیا کہ ہم مسجد فضل میں ملاقات کے انتظار میں بیٹھے ہوتے اور طالع اپنے کاندھے پر ایک بڑا سا نیلے رنگ کا بیگ اٹھائے ہوئے داخل ہوتا۔ ہمیں معلوم ہو جاتا کہ اس روز حضور سے کسی وزیر، سفیر، دانشور یا صحافی کی ملاقات ہے۔ اور طالع اس کی فلمنگ کر کے اسے جماعتی خبروں میں شامل کرنے والا ہے۔ یوں ایم ٹی اے کی جماعتی خبروں کو چار چاند لگ گئے۔ طالع کے اس نیلے بیگ میں کیمرہ، ٹرائپوڈ، مائک، لائٹ اور وہ سارے لوازمات ہوتے جو اس ایک لمحے کی فلمنگ کے لیے درکار ہوتے۔ پھر یہ نیلا بیگ طالع کی شخصیت کا ایک اٹوٹ حصہ بن گیا۔ میری طالع سے آخری ملاقات جب ہوئی، تب بھی طالع اپنے کاندھے پر اس بڑے سے بیگ کو اٹھائے ہوئے انٹرویو کرنے کی جگہ تلاش کر رہا تھا۔ مگر اس آخری ملاقات کی طرف بعد میں آتے ہیں۔

یہاں طالع کی ایک بہت خوبصورت یاد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے وہ موقع بڑی اچھی طرح یاد ہے جب طالع بڑی محبت سے خود چل کر مجھے تلاش کرتا ہوا آیا۔ یہ ۲۰۱۸ء کے موسمِ گرما کے ایک خوبصورت دن کی بات ہے۔ ہفت روزہ الحکم کے خلافت نمبر میں حضرت صاحب کے وہ قیمتی ارشادات شائع کیے گئے تھے جو حضور انور نے خلیفہ منتخب ہونے کے فوراً بعد اپنے ذاتی تاثرات کے بارہ میں ارشاد فرمائے تھے۔ خاکسار نے تو صرف وہ قیمتی الفاظ قلم بند کر کے الحکم کو دے دیے تھے۔ مگر طالع جس محبت سے مجھے ملا، وہ بیان کرنا کم از کم تحریر میں تو ممکن نہیں۔

اس کے پورے وجود سے خلافتِ احمدیہ کی محبت ٹپک رہی تھی۔ اس کے ہر جملے، ہر خاموش وقفے، ہر حرکت، ہر سکون سے وہ وارفتگی چھلک رہی تھی جو کسی چھوٹے بچے میں تب دیکھنے کو ملتی ہے جب اسے اس کی سب سے پسندیدہ چیز مل جائے اور اسے اپنی خوشی کا اظہار تک نہ کرنا آتا ہو۔ پھر جب بھی الحکم میں ایسا کوئی مضمون شائع ہوتا جس میں خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ کو قلم بند کرنے کی توفیق ملی ہوتی، طالع کا میسج سب سے پہلے آتا۔ آج اس کے messages میں سے گزرا ہوں تو اکثر جمعہ کے روز، خطبہ کے بعد بھیجے گئے ہیں، کہ اسی روز اور اسی وقت الحکم کا تازہ شمارہ آن لائن شائع ہوتا ہے۔

طالع نے جو پروگرام بھی بنایا، اس پروگرام کا ہر لفظ حضرت صاحب کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہوتا۔

جب طالع نے Four Days Without a Shepherd کے عنوان سے پروگرام بنایا اور اپنے بڑے پن میں مجھ سے میری ناچیز رائے مانگی، تو مجھے اس میں ۲۰۰۳ء کا وہ غمزدہ بچہ نظر آیا جو ان چار دنوں میں صدمے سے بوکھلایا پھرتا تھا۔ پروگرام کی ترتیب میں اس کا وہ خوف اور پھر وہ امن جو بعد میں نصیب ہوا دونوں دھڑکتے محسوس ہوتے تھے۔ تاریخی اعتبار سے کسی بات کی تصدیق کرنا ہوتی، تو طالع کا فون آتا۔ میں احمدیہ آرکائیو کے ریکارڈ سے جو بھی پیش کر سکتا پیش کر دیتا۔ طالع کی شکرگزاری کا اظہار آج یاد آتا ہے تو شرمندگی ہوتی ہے۔ تب بھی ہوتی تھی، آج بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا کہ طالع کس منزل کا راہی ہے تو ہم جہاں تہاں سے کھود کر اور کھوج کر اسے مزید مواد مہیا کرتے۔ یہاں طالع کی ایک اور بات یاد آ گئی۔ جب بھی اس نے مواد کی ضرورت کا اظہار کیا، تو مہیا ہو جانے پر ہمیشہ بتایا کہ فلاں بات تو مجھے معلوم تھی مگر فلاں فلاں بات تو میرے علم میں نہ تھی۔ یہ صاف گوئی اس بات کا ثبوت تھی کہ طالع نہ صرف علم کا متلاشی تھا بلکہ اسے زندگی میں بہت سا علم اپنی اس صاف گوئی کے باعث حاصل ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ طالع بہت جلد جماعتی روایات اور جماعتی تاریخ سے خود کو ہر اس ذریعے سے متعارف کرواتا چلا گیا، جو اسے میسر آیا۔ کوئی ذریعہ اسے دسترس سے باہر لگتا، تو اس کے حصول کے لیے جہاں جا سکتا، جاتا۔

طالع کی علم حاصل کرنے کی تڑپ کے ذکر میں ایک بات عرض کرتا چلوں۔ ایک مرتبہ ایک ٹیکسٹ میں طالع نے کسی معاملے کا ذکر کیا۔ میں نے جواب میں اسے لکھا کہ حضرت صاحب نے ایک شعر مجھے بارہا سنایا ہے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

ساتھ ہی میں نے لکھا کہ

"Shall I translate if for the Englishman?"

(یاد رہے کہ طالع انگلستان میں پیدا ہوا اور بڑا ہوا تھا۔ انگریزی اس کی پہلی زبان تھی۔ یہ جملہ میں نے اس کی سہولت کے لیے مذاق سے لکھا) طالع نے جواب میں پورے شعر کا ترجمہ بالکل درست لکھا۔ ساتھ ہی اگلا ٹیکسٹ آیا:

"Just a guess from a humble Englishman"

میں نے اس کے میسج ابھی کھولے اور وہاں سے درج کیے ہیں تا کہ طالع کی یہ بات اسی کے الفاظ میں درج کروں، ہر بات کے ساتھ طالع کی کھلکھلاہٹوں کی emojis دیکھ کر دل پر عجیب کیفیت گزر گئی ہے۔

طالع! اللہ ہمیشہ تمہیں ہنستا، کھلکھلاتا رکھے۔

بعض مواقع پر طالع نے کہا کہ جو تاریخی شواہد میں نے اسے پیش کیے ہیں، انہیں انٹرویو کی شکل میں پروگرام کے لیے ریکارڈ کروادوں۔ میں جہاں تک ٹال سکتا تھا، ٹالا۔ یہ تک کہہ کر گویا ڈرایا بھی کہ انگریزی میری زبان نہیں۔ میرا انٹرویو تمہارے پروگرام کے معیار کو گرا نہ دے۔ مگر وہ اپنی بات کا پکا نکلتا۔ وہ جیت جاتا۔ میں اس کی ایک دلیل کے آگے ہمیشہ ہار جاتا کہ "جو بات ہے وہ حضور کے بارے میں ہے۔ وہ اچھی ہی ریکارڈ ہو گی۔"

میں اس کے اصرار پر بیٹھ جاتا اور وہ اپنا نیلا بیگ کھول کر کیمرہ وغیرہ نکالتا اور ریکارڈنگ کر لیتا۔ اس بات کو بیان کرنے کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ مجھے اس کا ایسی ریکارڈنگز کا طریقہ کار بہت پسند تھا۔

طالع ہمیشہ پورے پروگرام کا خاکہ بھیجتا جس میں نشاندہی کی ہوتی کہ کہاں کون کیا بات بیان کر چکا ہو گا، اور کہاں مجھ سے کیا سوال کیا جائے گا اور پھر یہ بھی کہ اس سوال کا کس طرز پر جواب درکار ہے تا کہ میرے بعد جو صاحب بات بیان کریں گے، وہ بات بھی برمحل رہے۔

میں اس کی اس خوبی کو اس کی پیشہ ورانہ صلاحیت خیال کرتا رہا۔ مگر درحقیقت یہ اس کی خلافت ہی سے محبت تھی کہ اس نے ہر پہلو سے ہر بات کا بخوبی جائزہ لیا ہوتا۔ وہ چاہتا تھا کہ خلافت سے متعلق جو بات ہو، وہ اس عظیم الشان منصب کے شایانِ شان ہو۔ اللہ نے عشق میں ڈوبی اس خواہش کا ہمیشہ بھرم رکھا اور اس کے بنائے ہوئے ہر پروگرام نے قبولِ عام کی سند حاصل کی۔

This Week With Huzoor نامی پروگرام سے کون واقف نہیں؟ یہ پروگرام اِس وقت بلاشک وشبہ ایم ٹی اے کا مقبول ترین پروگرام ہے۔ اس پروگرام کی تیاری طالع کی زندگی کی محبوب ترین مصروفیت تھی۔ اس پروگرام کے نام کی طرح طالع کا پورا ہفتہ بھی اسی پروگرام کے گرد گھومتا۔ ساتھ دیگر مصروفیات بھی جاری رہتیں، مگر اس کی زندگی کا محور یہی پروگرام تھا۔

طالع جہاں چلا گیا ہے، وہاں اس کے نامہ اعمال میں یہ پروگرام کیا ہی شاندار اندراج ہو گا۔ لاکھوں احمدی اس پروگرام کو بے حد محبت سے دیکھتے ہیں، اور دیکھتے رہیں گے۔ حضرت صاحب کی محبت میں۔ مگر ساتھ ہی رہتی دنیا تک اس عاشق کو بھی یاد رکھا جائے گا جو اس پروگرام کی تیاری میں اپنے شب و روز بڑی جانفشانی سے وقف رکھتا۔ طالع! اللہ تمہیں بہت جزا دے۔

طالع ایک بڑا ہی زبردست واقفِ زندگی تھا۔ میں نے طالع سے بہت کچھ سیکھا۔ اسے اپنے گھر سے سائیکل پر بیت الفتوح آتے دیکھا۔ تو سیکھا۔ اسے جمعہ کی شام ایم ٹی اے کے ساتھیوں کے ساتھ فٹ بال پر بھی پورے جذبے سے جاتے دیکھا۔ تو سیکھا۔ اسے نیلا بیگ اٹھائے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد فرمودہ گنج ہائے گراں مایہ سمیٹتے دیکھا۔ تو سیکھا۔ ان موتیوں کو پروگرام کی ڈور میں پروتے ہوئے احتیاط اور غور و فکر کرتے دیکھا۔ تو سیکھا۔ مگر طالع نے ایک بظاہر چھوٹی سی بات ایسی کی کہ اس میں بہت سے سبق تھے۔

طالع کو جماعتی طور پر جو فلیٹ رہائش کے لیے دیا گیا تھا، وہ اس کے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو جانے کے بعد ایک اور صاحب کے حصے میں آیا۔ طالع مجھے بیت الفتوح میں ملا تو کہنے لگا کہ سنا ہے وہ فلیٹ فلاں صاحب کو

الاٹ ہوا ہے۔تب تک میں نے وہ فلیٹ دیکھا نہ تھا۔طالع نے اس فلیٹ کی بے حد تعریف کی۔ طالع نے بتایا کہ اسے اور اس کی اہلیہ اور بچے کو وہ فلیٹ بہت کافی تھا۔کشادہ بھی تھا۔ایک نئے جوڑے کے لیے تو رہنے کے لیے بہت ہی اعلیٰ جگہ ہے۔ یہ بھی کہ اسے یا اس کے اہلِ خانہ کو وہاں کبھی کوئی تنگی نہیں ہوئی۔یوں میرے ذہن میں اس فلیٹ کی ایک تصویر بن گئی۔اس کے بیان سے میرے تخیل میں ایک بہت بڑا luxury apartment کا نقشہ تیار ہوگیا۔

کچھ ہی روز بعد مجھے اسی بلڈنگ میں اسی طرز کا فلیٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے طالع کی فراخیٔ نظر، کشادگیٔ فکر اور دریا دلی پر رشک آیا۔اس کے بیان اور فلیٹ کو ساتھ ساتھ رکھا تو میں نے طالع سے سیکھا کہ ہم جن چیزوں کی تمنا کرتے ہیں، ان کا تعلق ہمارے قلب ونظر سے ہوتا ہے۔مکان کی مکانیت کا ظاہری حجم کوئی معنی نہیں رکھتا۔ایک واقفِ زندگی کے مکان کو گھر تو جذبے اور محبتیں بنایا کرتی ہیں۔

طالع سے میری مختصر سی ملاقاتوں میں مجھے طالع سے سیکھنے کو ملتا رہا۔جو دوست اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارا کرتے، وہ یقیناً طالع کی خوبصورت شخصیت کے بارے میں تفصیل سے لکھ سکیں گے۔

طالع سے میری آخری ملاقات بیت الفتوح میں ہوئی۔کسی ریکارڈنگ کے لیے ہم نے وقت طے کر رکھا تھا۔اس نے فراخ دلی سے پیش کش کر رکھی تھی کہ وہ فارنہم آکر ریکارڈنگ کرلے گا۔میں نے اسے کہا کہ مجھے بیت الفتوح آنا ہوتا ہی ہے تو وہیں ریکارڈ کرلیں گے۔

خیر! میں بیت الفتوح اپنے دفتر پہنچا اور طالع کو مطلع کر دیا کہ میں حاضر ہوں۔طالع اپنا نیلا بیگ کاندھے پر اٹھائے ہمارے دفتر میں آ گیا۔کبھی اس کونے کو دیکھا، کبھی دوسرے کونے کو۔ پھر کہنے لگا کہ آج سب سٹوڈیو مصروف ہیں۔مجھے معلوم نہیں تھا ورنہ کسی اور دن ریکارڈنگ رکھ لیتا۔میں نے پوچھا آفتاب خان لائبریری کے بارے میں کیا خیال ہے؟ طالع فوراً لائبریری کی چابی لینے بیت الفتوح انتظامیہ کے پاس چلا گیا۔

کچھ دیر بعد مایوس لوٹا اور بتایا کہ Covid کی پابندیوں کے باعث لائبریری تو بند ہے اور چابی دینے میں انتظامیہ کو انقباض ہے۔تو ہم یہیں کسی کونے میں کر لیتے ہیں۔

طالع کو اپنے پروگرام کے لیے کی جانے والی یہ ریکارڈنگ سمجھوتے کی نذر ہوتی محسوس ہوئی۔اسے لگا کہ فلمنگ کا معیار ویسا نہ ہوسکے گا جیسا وہ چاہتا تھا۔میں نے کہا ایک اور کوشش کر کے دیکھتے ہیں۔

ہم انتظامیہ کے پاس گئے اور اس شخصی ضمانت کے ساتھ لائبریری کھولے جانے کی درخواست کی کہ ہم اسے اسی حالت میں چھوڑیں گے، جس میں اسے پائیں گے۔اور حفاظت کی ذمہ داری بھی ہماری ہے۔

یوں جب چابی مل گئی تو طالع کے چہرے پر آنے والی خوشی میری نظروں کے سامنے اِس وقت بھی کئی رنگ بکھیر رہی ہے۔مگر اس بات میں طالع کی شخصیت کا ایک اور قابلِ تقلید پہلو سامنے آتا ہے۔

اسے اپنے پروگرام کے احسن ترین رنگ میں بنائے جانے کی شدید تمنا ہوتی۔مگر جہاں اسے لگا کہ نظامِ جماعت کی کوئی لکیر کھنچی ہے، وہاں طالع نے بلا تامل اپنے قدم روک لیے۔

پھر جب جائز کوشش سے کام ہوگیا تو جو وعدہ میں نے اور طالع نے مل کر انتظامیہ سے کیا تھا، اس سے وفا بھی ہم نے مل کر ہی کیا۔مگر اس میں بھی طالع کا خاص اہتمام نظر آیا۔

جب ہمیں چابی مل گئی تو ہم نے ریکارڈنگ آفتاب خان لائبریری میں کی۔ یہ ریکارڈنگ طالع کی اس ڈاکومنٹری کے لیے تھی جو وہ حضرت سر ظفراللہ خان صاحبؓ پر تیار کر رہا تھا۔

یہ ڈاکومنٹری کئی سال سے زیرِ تکمیل ہے۔پہلے جن صاحب کے سپرد اس کی ذمہ داری تھی، وہ پوری نیک نیتی سے اس کے لیے بہت سا مواد یکجا کرتے رہے۔مواد تو بیش بہا تھا ہی، مگر اس میں بہت سا وقت جو لگ گیا وہ بھی کم بیش بہا نہ تھا۔

پھر جب یہ کام طالع کے سپرد ہوا، تو میں نے اس سے مذاق میں کہا کہ خدا کرے کہ ہم اس ڈاکومنٹری کو اپنی زندگی میں پورا ہوتا دیکھ لیں۔

طالع نے میرے اس مذاق کا جواب اپنے مخصوص اور بھرپور قہقہے سے دیا۔...طالع! تم اس روز کس بات پر ہنسے تھے؟

میں تو اسے مذاق کے جواب میں مذاق سمجھا تھا تم تو سنجیدہ نکلے! تم اس کام کو آخری مراحل میں پہنچا کر اسے اپنی زندگی میں دیکھے بغیر چلتے بنے۔

یہ بھلا کیا بات ہوئی؟

آج تمہارے نام آخری text message لکھتا ہوں۔ مگر موبائل پر نہیں یہیں پر۔

"طالع! تمہیں ہر اس چیز سے محبت تھی جو کسی بھی طرح حضرت صاحب سے منسوب ہوتی ہو۔ محسوس تو ہوتا تھا کہ کسی بھی ایسی چیز کے لیے تم اپنی جان بھی دے سکتے ہو۔ مگر تم تو کمال کے آدمی نکلے۔ غانا کی سرزمین پر جاکر تم نے سوچا کہ میں اس سرزمین کو کیا پیش کروں جہاں کبھی حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مبارک قدم رکھے تھے اور بہت سا کٹھن وقت گزارا تھا۔

"تم نے اپنی جان اس سرزمین کے حوالے کر دی۔ اس سرزمین کی مٹی کو اپنے خون سے گل رنگ کر دیا۔

اور کیا لکھوں؟ تمہاری جان راہِ مولا میں نکلی ہے۔ میں کچھ ایسا نہیں کہنا چاہتا جس میں نوحے کی بو آتی ہو۔ کسی شاعر کا ایک شعر لکھ کر اجازت چاہتا ہوں:

شہید جسم سلامت اٹھائے جاتے ہیں
خدا نہ کردہ کہ میں تیرا مرثیہ لکھوں

"ترجمہ تو humble Englishman کر ہی لے گا"

(پس نوشت: آج اس میسج کے ساتھ کوئی emoji نہ بھیجنے پر معذرت۔ مجھے کوئی ایسی ملی ہی نہیں جو میرے جذبات کی عکاسی کرتی ہو)

نوٹ از مصنف: خاکسار نے یہ مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو جواب موصول ہوا، وہ طالع کی زندگی کا عنوان ہے۔ فرمایا:

"ابتدا ہی سے میرے ساتھ ہونے والی کلاسوں میں شامل ہونے والوں میں سے تھا۔ جو عہد باندھا تھا۔ نبھا گیا۔ اور حق ادا کر دیا" ❀❀❀

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرہ:255)

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

سید طالع کی شہادت پر اظہار افسوس

منظوم کلام

سینے پہ اپنے تمغۂ شہادت سجا گیا
وہ خوب رُو حَسین یہ انعام پا گیا
احمدؐ کے پھر چراغ کو، مہدیؑ کی آل میں
قادر کے بعد خون سے طالع جلا گیا
آغاز میں شباب کے پیمان جو کیا
اُس عہد کو وہ تا دمِ آخر نبھا گیا
واقف تھا کیا ہی خوب مرادِ حیات سے
سب واقفوں کو مقصدِ ہستی سکھا گیا
مسکن تھی سرزمین جو آقا کی کل تلک
آج اُس زمیں پہ جان کو جاکر لٹا گیا
کنبہ ہے کیا ہی پاک حُسین و لطیف کا
جس میں یہ فردِ نیک خُو، طالع بھی آ گیا
عصمت پہ اس جواں کی ملائک کریں گے ناز
تربت کہے گی مجھ میں فرشتہ سما گیا
غنچے کھلیں ہمیش خلافت کے باغ میں
اس جیسے جو شگوفۂ صدق و صفا گیا
(م م محمودؔ)

کیا جو عہد تھا اس نے اسے نبھا کے گیا
ستارے کی طرح ابھرا تھا جگمگا کے گیا
وہ طالع مند تھا یہ اس کی طالع مندی ہے
جبیں پہ تمغہ شہادت کا ہے سجا کے گیا
کھلیں گے روز وہاں پر وفا سرشت گلاب
جہاں جہاں بھی وہ اپنا لہو بہا کے گیا
حیات وقف تھی ابلاغِ دینِ حق کے لیے
اسی کی دُھن میں، لگن میں وہ جاں لٹا کے گیا
نجیب ایسا کہ ہر سانس میں مہکتی تھی
نجابت اس کے اَب وجد کی جو دکھا کے گیا
وہ تیز پا تھا کہ منزل پہ جلد جا پہنچا
ہر ایک نقشِ قدم پر دیے جلا کے گیا
شگفتہ پھول کی مانند طالع تھا ہر پل
ہوا جو نذرِ خزاں سب کو ہے رُلا کے گیا
شہید بھی ہے دعائیں ہیں ساتھ مرشد کی
مجھے یقیں ہے وہ جنّت میں سر اٹھا کے گیا
(مبارک احمد عابد۔ ۲۶/اگست ۲۰۲۱ء)

کام صالح تھا نام طالع تھا
وہ خلافت کا عین تابع تھا
اِک توانا صبیح خادم تھا
گوہر پاک ابنِ ہاشم تھا
پی گیا جام وہ شہادت کا
راستہ چن لیا حلاوت کا
اپنے پیاروں سے جا ملا ہے وہ
اب شہیدوں میں جا بسا ہے وہ
اس کی یادوں کو یوں سجائیں گے
اپنے سجدوں میں ہم بسائیں گے
تجھ پہ رحمت مدام ہو پیارے
تجھ کو میرا سلام ہو پیارے
(مبارک احمد ظفر)
۲۸ اگست ۲۰۲۱ء

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو دشت کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا، ہر صحرا کو گل زار کیا
قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا
ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو
ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا
تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مطہر صحبت نے
ان لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بیزار کیا
بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا
ہر حکم پہ تیرے سب کے سب ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا
ہم مجبوروں نے اے جاناں! ظلمت میں دیپ جلائے ہیں
ان دیپ جلانے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا
ہم لوگ محبت کرتے ہیں ترے پیار کی مالا جپتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو سے ہم نے سب جگ کو عنبر بار کیا
(سید محمود احمد)

خلافت ہماری سلامت رہے گی
خدا کی عطا تاقیامت رہے گی
یہی الوصیت میں مرقوم ہے
سدا تم میں جاری خلافت رہے گی
اگر تم نے تقویٰ دلوں میں بسایا
ہمیشہ تمہاری سیادت رہے گی
اگر ہم خلافت کے عاشق رہیں گے
مسیحا کی ہم میں نیابت رہے گی
اطاعت کریں گے خلیفہ کی جب تک
سدا ہم پہ رب کی عنایت رہے گی
خلافت بنائیں گے گر ڈھال اپنی
ہمیشہ ہماری حفاظت رہے گی
اگر شکر کرتے رہے ہم ہمیشہ
جہاں میں ہماری قیادت رہے گی
(خواجہ عبدالمومن۔ ناروے)

سائنس کی دنیا

Science

ناسا کا پرسیورینس مریخ پر پتھر کا دوسرا نمونہ ڈرل کرنے میں کامیاب

امریکی خلائی ادارے کی سیارے مریخ پر موجود گاڑی پرسویرنس کے بارے میں امید ظاہر کی جارہی ہے کہ اپنی دوسری کوشش میں وہ بالآخر مریخ کی سطح پر ڈرلنگ کے بعد ایک چٹان کا نمونہ اٹھانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اس پتھر کو اب واپس زمین پر لایا جائے گا۔

مریخ سے آنے والی تصاویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ بظاہر چٹان میں صفائی سے سوراخ کیا گیا اور اس کا ٹکڑا زمین پر بھیجے جانے کے لیے خلائی گاڑی میں محفوظ ہے۔

گذشتہ ماہ اس طرح کی ایک کوشش اس وقت ناکام ہوگئی تھی جب ڈرلنگ سے حاصل کیا گیا چٹان کا ٹکڑا پاؤڈر بن جانے کی وجہ سے محفوظ نہیں کیا جاسکا تھا۔

مریخ کی چٹان کا نمونہ حاصل کرنے کی اپنی دوسری کوشش میں کامیابی کی صورت میں پہلی بار ہوگا کہ کسی دوسرے سیارے سے چٹان کا ٹکڑا زمین پر واپس لانے کے لیے حاصل کیا گیا ہوگا۔

مریخ پر خلائی گاڑی پرسیویرنس کے مقاصد میں اگلے ایک سال میں دو درجن سے زیادہ ایسے نمونے حاصل کرنے ہیں جو پھر اس دہائی کے آخر میں امریکہ اور یورپ کی مشترکہ کوشش سے زمین پر واپس پہنچائے جائیں گے۔

پرسیورینس اس سال فروری میں مریخ کے جیزیرو نامی گڑھے پر اتری تھی جس کی چوڑائی 45 کلومیٹر ہے۔ اس گڑھے کے بارے میں خیال ہے کہ اربوں سال پہلے یہاں ایک جھیل تھی۔ اس تاریخ کی وجہ سے ماہرین کا خیال ہے کہ اگر مریخ میں زندگی کبھی انتہائی بنیادی صورت میں موجود تھی تو پھر جیزیرو میں اس کے آثار ضرور ہوں گے۔

پرسویرنس مریخ پر اترنے کے بعد اب تک تقریباً دو کلومیٹر فاصلہ طے کر چکی ہے۔ یہ وہ مقام تھا جہاں پرسیورینس نے اپنی تازہ ترین ڈرلنگ کرنے کی کوشش کی تھی۔

اس روبوٹ میں ایسا نظام موجود ہے جس کے ذریعے یہ روبوٹ اس پتھر کا انگلی کے برابر حجم کا ٹکڑا کاٹ کر اسے سیلنڈر نما ٹیوب میں بند کر دے گا۔

اس سیلنڈر کو بند کرنے سے پہلے روور اس کی تصاویر بھی بنائے گا۔

اگست کے آغاز میں ایسی ہی ڈرلنگ کا ایک تجربہ اس موقع پر آکر ناکام ہوا تھا، جب سائنسدانوں کو یہ معلوم ہوا تھا کہ ٹیوب میں تو کچھ ہے ہی نہیں اور اس روبوٹ نے پتھر کو پاؤڈر بنادیا ہے اور یہ ڈرلنگ کے مقام کے ساتھ ہی کہیں گر گیا ہے۔

تاہم ٹیم کی حوصلہ افزائی اس وقت ہوئی جب پرسیورینس کی جانب سے تصاویر موصول ہوئیں جن میں جمعرات کو صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ پتھر کا کچھ حصہ ٹیوب کے سرے پر موجود ہے۔

روور کی جانب سے اس نمونے کو مکمل طور پر پرکھا جائے گا۔ پرسیورینس کی نگرانی اس کا چھوٹا ہیلی کاپٹر انجینیوٹی کرتا ہے۔

اس ڈرون کو مارس پر ٹیکنالوجی میں جدت ظاہر کرنے کے لیے مریخ پر لے جایا گیا تھا لیکن اب اس کے ذریعے روور کے آگے موجود راستہ دیکھا جاتا ہے۔ ❁❁❁

HEALTH & FITNESS CORNER

خشخاش کے طبی فوائد

قدیم زمانے سے متعدد بیماریوں میں بطور دوا استعمال کیے جانے والے بیج خشخاش کے استعمال سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، خشخاش کی افادیت سائنس سے بھی ثابت شدہ ہے۔

زمانہ قدیم سے بزرگ افراد کی جانب سے خشخاش کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے، یہ بیج خصوصاً خواتین کے لیے بہترین ہے۔

غذائی اور ماہرینِ جڑی بوٹیوں سمیت میڈیکل سائنس سے بھی ثابت شدہ خشخاش کی خصوصیات اور اس کے استعمال سے صحت پر حاصل ہونے والے بے شمار فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

خشخاش بہترین اینٹی آکسیڈنٹ جُز ہے: ماہرین جڑی بوٹیوں و غذائی ماہرین کے مطابق خشخاش فائبر سے بھرپور بیج ہے، صرف 9 گرام خشخاش یا ایک چائے کے چمچ مقدار خشخاش میں 46 کیلوریز، 1.6 گرام پروٹین، 3.7 گرام چکنائی، 1.7 گرام فائبر، میگنیز، کاپر، کیلشیم، میگنیشیم، فاسفورس، زنک، تھیامین اور آئرن جیسے اہم منرلز بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ خشخاش میں ایک جُز کیمیا پولی فینل (chemia polyphenol) بھی پایا جاتا ہے جو بے شمار اینٹی آکسیڈنٹ کا مجموعہ ہوتا ہے اور صحت پر کئی اچھے اثرات کے ساتھ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے، بیماریوں کے خلاف لڑنے میں قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے۔

خشخاش کی تاثیر گرم ہے، خشخاش میں پایا جانے والا منرل میگنیز ہڈیوں کے لیے انتہائی مُفید غذا ثابت ہوتا ہے جبکہ خشخاش کا استعمال خُون جمنے سے روکتا ہے اور جسم میں خون کی کارکردگی بہتر بناتا ہے جس کے سبب تمام اعضاء کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ خشخاش کا تیل اومیگا 6 اور 9 سے بھر پُور ہوتا ہے جبکہ اس میں اومیگا 3 کی بھی کُچھ مقدار پائی جاتی ہے۔

خشخاش کے بیج نیند کی کمی کو دور کرتے ہیں: خشخاش بہتر نیند کے لیے کارآمد ہے، پرسکون نیند کے لیے خشخاش کی چائے بنا کر بھی پی جا سکتی ہے یا اس کا پیسٹ بنا کر گرم دودھ میں ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ذیابیطس کے لیے مفید: ذیابیطس کے علاج کے لیے خشخاش کے بیج مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔

صحت مند بالوں کے لیے: بھیگے ہوئی خشخاش کے بیج، سفید یا کالی مرچ کا دہی کے ساتھ پیسٹ بنا لیں، اب اسے اپنے بالوں پر لگائیں، آدھے گھنٹے بعد بال دھو لیں، خشکی کی موجودگی اور اسے دوبارہ سے ہونے سے روکنے کے لیے باقاعدگی سے استعمال کریں۔

خشخاش اور دماغی صحت: خشخاش دماغی صحت کے لیے بھی بے حد مفید ہے، اگر اسے بادام کے ساتھ پیس کر استعمال کیا جائے تو اس کی افادیت مزید بڑھ جاتی ہے، ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے۔

وزن میں کمی کا سبب: اومیگا تھری فیٹی ایسڈ سے بھرپور خشخاش وزن گھٹانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اسی لیے روزمرہ اس کے استعمال سے وزن میں نمایاں کمی آتی ہے۔

جوڑوں کے درد کے لیے: خشخاش جوڑوں کا درد دور کرنے میں مفید ثابت ہوتی ہے، اس کا تیل جوڑوں پر لگانے اور مساج کرنے سے جوڑوں کے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

خشخاش قدرتی ’پین کلر‘ کا کردار ادا کرتی ہے: خشخاش میں قُدرتی طور پر ایسے کیمیائی اجزا پائے جاتے ہیں جو درد کو ختم کرنے والی ادویات میں بھی شامل ہوتے ہیں، خشخاش کے استعمال سے جسم میں ہونے والے درد میں سکون ملتا ہے اور یہ قُدرتی طور پر پُرسکون نیند کا سبب بنتی ہے۔

خواتین کے صحت کے لیے موزوں: خشخاش میں ایسے کیمیائی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں جو بچوں کی پیدائش میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں، اس کا تیل استعمال کرنے سے حمل ٹھہرنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔

❀❀❀

بالائی والا فقیر

ایک ریلوے پل کے نیچے ایک فقیر رہتا تھا، جو ٹاٹ پر بیٹھا گدڑی سے ٹانگیں چھپائے رکھتا تھا۔ اس کی ٹانگیں ہیں یا نہیں، یہ معلوم نہ ہو سکا، کیوں کہ اسے کسی نے بھی کھڑا یا چلتے پھرتے نہیں دیکھا تھا، جب دیکھا بیٹھے ہی دیکھا۔ کمر کے اوپر کا دھڑ خاصا توانا اور رحیم شحیم تھا۔ بڑی سی توند تھی، سینہ چوڑا، گول چہرے پر لمبی سی کھچڑی داڑھی، چپٹی موٹی ناک اور آنکھوں کے دھندلے دیدوں کے کونوں میں کیچڑ بھری ہوئی جب کہ سر کے بال بڑے بڑے الجھے ہوئے اور مٹی میں اٹے ہوتے تھے۔

صبح سے شام تک بس اس کی ایک ہی رٹ سنائی دیتی تھی۔ ''ایک پیسہ بابا! ایک پیسہ''۔ اس کی آواز میں ایسی گھن گرج تھی، جیسی بڑے طبل پر ہاتھ سے چوٹ لگانے سے نکلتی ہے، فقیر کا کمال یہ تھا کہ وہ اس موٹی بھدی، آواز کو دردناک بنالیتا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ جو ایک پیسہ مانگتا ہے، اگر اس کا سوال نہ پورا کیا گیا تو مر ہی جائے گا، بس اس ایک پیسہ کے نہ ہونے سے اس کا دم ہی نکلنے والا ہے یا وہ بھوک سے پھڑک کر جان دینے والا ہے اور ہم ایک پیسہ نہ دیں گے تو اس کے مرنے کا گناہ ہمارے سر ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ اس مقام سے گزرنے والا کوئی ایسا نہ تھا جو اسے ایک پیسہ دینے پر مجبور نہ ہو۔ کالج میں پڑھنے والے لڑکے، اساتذہ اور جو پل کے نیچے سے گزرتے تھے، اسے خیرات دینے کے لیے گھر سے چلتے وقت پیسہ دو پیسہ جیب میں ڈال کر نکلتے تھے۔ یکے، تانگے، رکشہ والے بھی اس فقیر کو پیسہ دو پیسہ ضرور دان کرتے تھے، اور اس کا حال یہ تھا کہ آپ پیسہ دیجیے یا نہ دیجیے اس کی یہ رٹ ''ایک پیسہ بابا'' ایک پیسہ بابا'' برابر جاری رہتی تھی۔ زیادہ تر طلباء اور ان کے ماسٹر تک اسے پہنچا ہوا بزرگ سمجھتے تھے۔ بدعقیدہ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ بابا دنیاداری سے اپنا ناتہ توڑ چکا ہے اور اسے کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو بھیک اس لئے مانگتا ہے کہ ان پیسوں سے مفلس لوگوں کی مدد کر سکے۔ ان ہی میں سے ایک لڑکا حمید بھی تھا، جو سیدھا سادہ سا تھا۔ وہ دسویں جماعت میں پڑھتا تھا اور روز اس پل کے نیچے سے گزرتا تھا۔ اپنی ماں سے ضد کر کے فقیر بابا کے لئے پیسہ ہی نہیں بلکہ کھانے پینے کی چیزیں بھی لاتا تھا۔ کبھی مٹھائی، کبھی پھل، کبھی شیرمال، کبھی مٹی کی پلیٹ میں پلاؤ، کبھی زردہ۔ آہستہ آہستہ فقیر پر اس کی مہربانیاں و عنایات پورے اسکول میں مشہور ہو گئیں۔

اساتذہ سمیت زیادہ تر طلبہ کا کہنا تھا کہ یہ کوئی ڈھونگی فقیر ہے جو حمید کو بے وقوف بنا رہا ہے، اس کا کچھ علاج ہونا چاہئے۔ ایک روز سب نے طے کیا کہ پل کے قریب رہنے والے طلباء ہر وقت اس پر نگاہ رکھیں کہ وہ کب سوتا ہے، کب جاگتا ہے، کب ہاتھ منہ دھوتا ہے، کب کھاتا پیتا ہے، جتنے پیسے روز بھیک مانگ کر کماتا ہے انہیں کیا کرتا ہے۔ اب کیا تھا دو چار دن میں رپورٹیں آنے لگیں، تمام لڑکوں نے طے کیا کہ اس کا سارا کچا چٹھا حمید کے سامنے کھولا جائے۔ دوسرے دن جب حمید کلاس میں آکر بیٹھا تو اس کے کچھ ساتھی اس کے پاس آئے اور کہا کہ تم جس فقیر کو پہنچا ہوا بزرگ سمجھ کر اتنی آؤ بھگت کرتے ہو، وہ فریبی اور ٹھگ ہے۔ یہ سن کر حمید طیش میں آ گیا اور ان سے لڑنا شروع کر دیا۔ ان میں سے کچھ لڑکوں نے حمید کا غصہ ٹھنڈا کیا اور کہا ''اچھا! آج اسکول کے میچ بعد گھر نہ جانا، ہمارے ساتھ تماشا دیکھنا، بابا کا اصل روپ سامنے آجائے گا۔ شام کو کرکٹ کا میچ ختم ہونے کے بعد آٹھ دس لڑکے حمید کے ساتھ ریلوے پل کے نیچے پہنچ گئے اور وہاں مختلف جگہوں پر چھپ کر بیٹھ گئے۔ مغرب کی اذان کے ساتھ فقیر کی رٹ میں کمی ہوئی۔ بس جب کوئی بھولا بھٹکا شخص پل کے نیچے سے گزرتا تو وہ اپنی ہانک لگا دیتا۔

جیسے جیسے اندھیرا بڑھا، آواز لگانے کا دورانیہ بھی بڑھتا گیا۔ ساڑھے سات بجے کے قریب انہوں نے دیکھا کہ ایک بالائی فروخت کرنے والا آوازیں لگاتا ہوا پل کے نیچے پہنچا، فقیر کے پاس پہنچ کر اس نے چار بڑے بڑے شیرمال اور پاؤ بھر بالائی فقیر بابا کو دی اور اس سے اس کے دام نہیں لئے۔ فقیر نے اسے تمام دن بھیک میں ملنے والے پیسے گدڑی میں سے نکال کر دیئے اور بالائی والے نے انہیں نوٹوں میں تبدیل کر دیا۔ حمید اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا، جب بالائی والا وہاں سے روانہ ہوا تو لڑکوں نے اس کا پیچھا کیا۔

جب وہ پل کے اوپر پہنچا تو انہوں نے اسے گھیر لیا۔ حمید نے اس سے پوچھا، ''کیا یہ بابا تم سے روزانہ شیرمال اور بالائی لیتا ہے''۔ اس نے جواب

دیا”میاں، یہ میرا بندھا ہوا گاہک ہے، روزانہ مجھ سے صبح، شام دو شیرمال اور پاؤ بھر بالائی خرید تا ہے، اس کے علاوہ بھیک میں ملنے والے سیکڑوں روپے کے سکوں کو کرنسی نوٹ میں تبدیل کرواتا ہے۔“

یہ باتیں سن کر حمید غصہ میں بھرا ہوا فقیر کے پاس پہنچا اور اس سے کہا، ”تمہیں شرم نہیں آتی بابا؟ بھیک مانگتے ہو اور شیرمال اور بالائی اڑاتے ہو، سیکڑوں روپے روزانہ جمع کرتے ہو“؟ فقیر نے اسے جھڑک کر کہا”جاؤ میاں جاؤ، اپنے کام سے کام رکھو، یہ میرا خاندانی پیشہ ہے، پاؤ سوا پاؤ بالائی روزانہ نہ کھاؤں تو دن بھر ”ایک پیسہ! ایک پیسہ!“ کی صدا نہیں لگا سکتا“۔

حمید اس وقت تو پاؤں پٹختا ہوا گھر چلا گیا مگر اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کا جتھا بنا کر پل کے نیچے سے گزرنے والے ہر راہ گیر سے کہنا شروع کر دیا، ”اس فقیر کو کچھ نہ دینا، یہ ڈھونگی بابا ہے، روز سوا پاؤ بالائی کھاتا ہے، سیکڑوں روپے گدڑی میں جمع کر کے رکھتا ہے!“ پل کے نیچے کچی آبادی کے رہائشی بچوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے گروپ کی صورت میں فقیر کے قریب آ کر نعرے لگانا شروع کر دیئے، ”بالائی کھانے والا، شیرمال کھانے والا فقیر! توندوالا فقیر!“۔ فقیر یہ نعرے بازیاں سن کر طیش میں آجاتا، بچوں کو گالیاں بکتا، انہیں مارنے دوڑتا، لیکن وہ جتنا زیادہ چڑتا بچوں کو نعرے لگانے میں اتنا ہی مزا آتا۔ راہ گیروں نے بھی اسے بھیک دینا ختم کر دی، سارا دن وہ پل کے نیچے بیٹھا، ”ایک پیسہ، ایک پیسہ“ کی صدائیں لگاتا لیکن اس کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں ہوتا اور اس کی صدائیں، ”صدا بہ صحرا“ ثابت ہوتیں۔ چند ہی دنوں میں فقیر بابا کا دھندا بالکل ختم ہو گیا، اس نے ریلوے پل کا ٹھکانہ چھوڑ کر ایک مزار کے پاس فٹ پاتھ پر بسیرا کر لیا، مگر وہاں درخت کی شاخوں کے سوا دھوپ یا بارش سے بچنے کے لیے کوئی سائبان نہیں تھا۔ ایک رات دسمبر کی سردیوں میں بوندا باندی کے ساتھ جب اولے بھی پڑے تو فقیر بابا کو کہیں پناہ نہ ملی۔ درخت کی شاخیں اسے برف کے گولوں کی بوچھار سے نہ بچا سکیں۔ صبح وہاں سے گزرنے والوں نے اسے اپنی گدڑی میں لپٹا ہوا مردہ پایا۔ لوگوں نے تھانے میں اطلاع دی، پولیس نے وہاں پہنچ کر جب اس کے چیتھڑوں کی تلاشی لی تو ان میں ہزاروں روپے کے بڑے، پچاس اور دس روپے کے چھوٹے نوٹ اور سیکڑوں سکے ملے۔ ❁❁❁

اردو گوشۂ ادب

غزل

(حسن عابدی)

امید کا باب لکھ رہا ہوں
پتھر پہ گلاب لکھ رہا ہوں
ummīd kā baab likh rahā huuñ
patthar pe gulāb likh rahā huuñ

وہ شہر تو خواب ہو چکا ہے
جس شہر کے خواب لکھ رہا ہوں
vo shahr to ḳhvāb ho chukā hai
jis shahr ke ḳhvāb likh rahā huuñ

اشکوں میں پرو کے اس کی یادیں
پانی پہ کتاب لکھ رہا ہوں
ashkoñ meñ piro ke us kī yādeñ
paanī pe kitāb likh rahā huuñ

وہ چہرہ تو آئینہ نما ہے
میں جس کو حجاب لکھ رہا ہوں
vo chehrā to ā.īna-numā hai
maiñ jis ko hijāb likh rahā huuñ

صحرا میں وفورِ تشنگی سے
سائے کو سحاب لکھ رہا ہوں
sahrā meñ vafūr-e-tishnagī se
saa.e ko sahāb likh rahā huuñ

لمحوں کے سوال سے گریزاں
صدیوں کا جواب لکھ رہا ہوں
lamhoñ ke savāl se gurezāñ
sadiyoñ kā javāb likh rahā huuñ

سب اس کے کرم کی داستانیں
میں زیرِ عتاب لکھ رہا ہوں
sab us ke karam kī dāstāneñ
maiñ zer-e-itāb likh rahā huuñ

❁❁❁

10 Years Quality Service Est. 1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

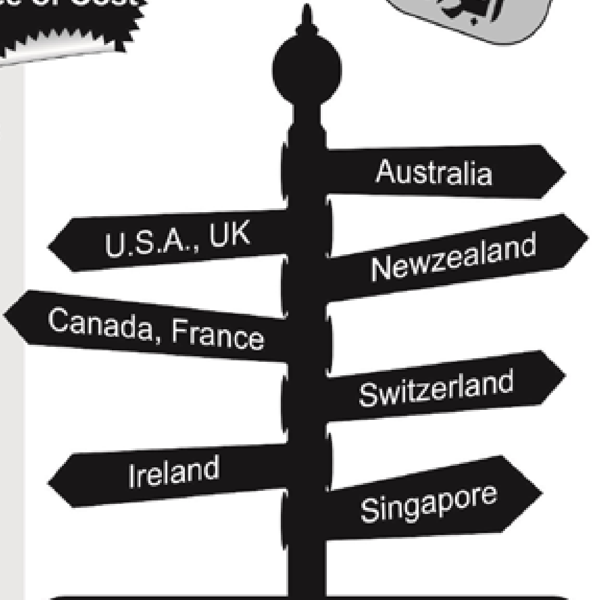

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

ملکی رپورٹس

رپورٹ کارکردگی ماہِ جولائی 2021

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان: (1) اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعود ؑ کی تصنیف ''توضیح مرام'' (نصف اوّل) کا خلاصہ اور اسکی ریکارڈنگ شئیر کی گئی۔ (2) دوران ماہ قادیان میں آن لائین 16 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ (3) اس ماہ تمام خدام نے روزانہ تربیتی و فلاحی کاموں میں حصہ لیا (4) مشکوٰۃ، راہ ایمان میں قادیان کے خدام نے تربیتی، تبلیغی اور تعلیمی مضامین لکھے۔ (5) اس ماہ 32 طلباء کی مزید تعلیم کے سلسلہ میں کاؤنسلنگ کی گئی۔ (6) دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں 13 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔ (7) دوران ماہ کل 11 وقارِ عمل جملہ محلہ جات میں منعقد کئے گئے۔ (8) 1 تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا (9) 16 تربیتی اجلاسات آن لائین منعقد کئے گئے۔ (10) 1 اجلاس ''تعلیم کی اہمیت اور افادیت'' پر آن لائین منعقد کیا گیا (11) 9 خدام نے عطیہ خون دیا اور تقریباً 400 سے زائد لوگوں کی 32000 روپئے کی امداد کی گئی۔ ❀❀❀

Khaliful Messiah V (aba) in the book The Re-emergence of Islamic Enlightenment.

"*Each year, it is a tradition that our Jama'at awards gold medals for outstanding educational achievement in various fields. However, when the scheme was initiated by Hazrat Khalifatul Masih III (rh), he instructed that the gold medals and scholarships were specifically to reward those who excelled in science.*

He started the scheme shortly after Dr Abdus Salam Sahib won the Nobel Prize and it was his ardent desire that at least 100 Ahmadi Muslims would soon follow in the footsteps of Dr. Abdus Salam and become eminent scientists by the time our Jamaat entered its second century.

Three decades of the second century of Ahmadiyyat have now passed and regrettably, I do not think we have even produced a scientist who has become world-renowned in that time.

In addition, for the past thirteen or fourteen years, I have instructed Ahmadi students either directly, or through Majlis Khuddamul Ahmadiyya [Ahmadiyya Muslim Youth Association], to enter the field of academia and research and to endeavour to reach the highest echelons of their fields. However, so far, it cannot be said that the results have been anywhere near as good as I had hoped."

One can hope and pray that the youth of our Jamaat will eagerly take this food for thought into serious consideration & then work accordingly with ever increasing intensity and seriousness as per the wishes of the Caliph of our time. This was indeed the real purpose of writing the article. May Allah make it so! Ameen!

Acknowledgement

I am grateful to respected Editor *Mishkat* for inviting me to write such articles. I am also grateful to other persons who benefited me with their discussion, encouragement, guidance and prayers. It's difficult to mention their names. "And if you try to count the favors of Allah, you will not be able to number them." (14:35). All praise to God.

Bibliography

One of the main goals of writing this article was also that readers will read further about the spiritual scientist. Following is a selected valuable resource for this.

[1] Biography of Dr. Saleh Alladin by Athar Ahmad, Jamia Thesis, Qadian Dec. 2012 and Collection of Speeches by Dr. Saleh at Jalsa Salana Qadian complied by Athar Ahmad. [2] My Life as an Astronomer, Bulletin of Astronomical Society (1997) 25, 159-169 and Life of India's Eminent Astronomer Dr. Saleh Alladin by Zakaria Virk, Toronto, Canada. [3] The Sign of the Heavens by the late Professor Hafiz Muhammad Saleh Alladin-Edited by Dr. Syed Muhammad Tahir Nasser 'Science and Religion' Editor, The Review of Religions, August 2015. [4] Reaching for the Stars: Interview with Senior Scientist at Pfizer Dr. Nusrat Sharif, The Review of Religions, April 2021.

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

our Jamaat in India and currently serving as Chief Agricultural Scientist at KVK, Kulgam. He too was inspired by the spiritual scientist through an inspiring letter dated Feb. 4, 2010 in response to Dr. Tasneem Mubarak's letter seeking guidance. One paragraph from the inspiring letter for the benefit of readers is quoted as follows

"I can only give you advice of a general nature. I wish to draw your kind attention to the excellent verses of the Holy Quran Ch.3 Verses: 191, 192. They provide considerable motivation for the study of science and also exhorts us to become *Godly scientists* who combine remembrance of Allah with scientific research. The Promised Messiah (as) has given a very inspiring commentary of these verses in his classic book "The Philosophy of the Teachings of Islam". May Almighty Allah enable us to make these verses the guiding principles of life." (iii) The students at Osmania University, Hyderabad used to say "We want only Saleh Mohammad Alladin". This speaks volumes about the relationship of the spiritual scientist with students. (iv) In 2009, The International Year of Astronomy (IYOA) was celebrated throughout the world commemorating the use of telescope by Galileo-a great historical event that triggered 400 years of astronomical discoveries and initiated a scientific revolution that deeply affected our worldview. On this occasion, the physically weak due to old age but spiritually strong enough champion of science came down all the way from Qadian to the hub of science in India-Bangalore. Here at the Ahmadiyya Mission House, a historic program was organized by Markaz (Centre) Qadian in collaboration with Bangalore Jamaat to celebrate IYOA and was recorded and telecasted on MTA International to inspire the future generations of spiritual scientists. He encouraged the students to aspire for Nobel Prizes in basic sciences. He inspired the students to take admission in reputed institutes and universities for this purpose. Do go to YouTube for watching this must watch inspiring lecture under the title "Quran and Science Seminar" at Bangalore.

Moreover, while staying in Qadian, he was encouraging the youth to excel in sciences. He would motivate them to look at the sky with naked eyes to observe and record the lunar phenomena as they are important for future research. He also recommended few B.Sc. students of Missionary College, Qadian to pursue M.Sc. These are only few examples to illustrate the point how he was inspiring, motivating and guiding students to take up science as a career and then become spiritual scientists. It also makes this point clear how he was promoting scientific culture by leading the way himself.

This section completes the agenda with which this article was written. It's time to summarize and draw conclusions now. This brings us to the last but not the least section.

7. Summary and Conclusion

We started with the very definition of a spiritual or Godly scientist. Then, we discussed the main features of a Godly scientist, viz., Love of Almighty Allah, the Holy Quran, the Holy Prophet (saw), the Promised Messiah (as) and the Khilafat-e- Ahmadiyya. We found each of these qualities in Prof. Saleh in abundance. Then, we introduced briefly his scientific contribution. Lastly and importantly, we drew this point home how he was inspiring with zeal the youth to excel in sciences and become Godly scientists and thus serve the cause of new Golden Age of *Islam Ahmadiyyat.*

Now one would like to end this article with the food for thought given to us by Hazrat

Andromeda. Dynamics of galaxies includes the colliding of galaxies. It's reported by the current research that our Milky Way galaxy is going to collide after few billion years with Andromeda galaxy resulting in the formation of single giant galaxy of ellipse (egg-like) shape and creating a new crop of stars for this new galaxy due to its disturbances. Study of such kind of giant and violent phenomena of cosmos ccupied the scientific mind of Prof. Saleh throughout his life.

The scientific contribution can be best outlined according to the way as presented once by him in the article "My Life as an Astronomer" [2]. Here it would suffice to briefly mention the different types of research work he has done. Following is the list with very brief introduction to the research works by him to motivate the interested readers for the further reading.

(i)PhD thesis research work was on computing the orbits of colliding galaxies making use of the polytrope theory to obtain the forces between galaxies when they overlap. (ii) Studies in dynamics of galaxies after coming back to India. He got appointed as a lecturer in Osmania University. He wrote a number of research papers with other scientists and students in India. (iii) He visited other institutes for broadening his research frontiers. In 1985, he spent 3 months at ICTP, Trieste, on the kind invitation of Prof. Abdus Salam, who was source of great encouragement to him. (iv) Studies in frequency of eclipses. This was one of the amazing researches he had done with a motivation to prove scientifically the significant results related to Solar and Lunar eclipses in the month of Ramazan in 1894. Every Ahmadi Muslim must read this work for increasing one's faith. Its updated version was published by Review of Religions in 2015 [3]. (v) Teaching of Astronomy. Every great scientist has tried to teach one way or the other the subject of one's specialization to students. He taught number of courses of astronomy and related courses at different places for different audience. (vi) Popularization of Astronomy. Last but not the least is the popularization of astronomy. It's not just doing research or teaching the subject but also popularization that counts. This was done by him up to the mark. As a sample reading to appreciate this one must go through the popular article "Interactions of Arab and Persian Astronomers with India" republished recently by Light of Islam Blog of Noorul Islam Department, Qadian.

This much would be enough to motivate readers for further reading related to his scientific contribution. However, one extremely important related aspect remains. How was this spiritual scientist infusing inspiration and interest in other students for becoming spiritual scientists? This would be covered in the following section.

6. Zeal to Inspire and Guide Students

As we know an inspiring spiritual scientist must guide and inspire students. Let me give few examples to illustrate this aspect. (i)As the saying goes charity begins from home. One of his daughters Dr. Nusrat Sharif who is currently a Senior Scientist at Pfizer-The company who gave the western world first Covid-19 Vaccine in collaboration with BioNTech. She says clearly in her recent interview with Review of Religions how her father inspired and guided her to become a spiritual scientist. She is currently serving as president of the Ahmadi Women Scientist Association, USA as well. For further details do read that inspiring interview whose reference is given at the end [4]. (ii) One of my personal mentors, Dr. Tasneem Mubarak who is also a living spiritual scientist of

Senior Visiting Fellow. Hazrat Khalifatul Messaih III (rh) visited London during that time. Once Huzur asked him about research in galaxies. Prof. Saleh explained to Huzur and he listened with great interest. Then Prof. Saleh said to Huzur that I am writing a research paper on "Gravitational Interactions Between Galaxies" and requested for prayers. Upon this Huzur said "Almighty Allah will bestow His grace". Lo and behold! Exactly this is what happened as came out of the blessed lips of the Caliph. This research paper got published in *Physics Reports* in December 1982 and became quite popular.

(iii) Hazrat Khalifatul Messiah IV (rh) saw a dream regarding Prof. Saleh that he is getting an award for excellence in knowledge. When he got in 1981 *Meghnad Saha Award in Theoretical Sciences by UGC, Delhi, India.* Then it was written to Huzur that the dream has been fulfilled on which Huzur said don't do interpretation of the dream yet. I have seen greater award for him, perhaps of international level. In 1994, Huzur invited him to the Jalsa Salana UK for celebrating the centenary of Solar and Lunar eclipses' sign of Promised Messiah (as). The special mention of Prof. Saleh was done by Huzur particularly and praised his work in the concluding session of the Jalsa. Watch at 1:12 min of the recorded video proceeding of this session that is available on YouTube. Prof. Saleh wrote to Huzur that dream has been fulfilled and in response Huzur wrote back Ma Sha Allah! What a nice interpretation! [1]. Appreciation by Huzur was considered the award much bigger than national award. What a unique trait of spiritual scientists!

Take a pause here. Try to appreciate the crucial conclusion one can draw from the aforementioned three amazing anecdotes. How a spiritual scientist was motivated and guided by the spiritual masters of Khilafat-e-Ahmadiyya. One can go on to narrate other faith inspiring anecdotes of this spiritual scientist with Caliphs but I am afraid the length of this article will increase. Look for the bibliography at the end for further reading [1].

So, both the questions of this section have been answered now. One can hope that this much of discussion of the article so far would have given a fair idea to the readers how a spiritual part of *Ulul Albab* scientists looks like. Let's turn our attention to the other part of the spiritual scientist under discussion. I mean the intellectual part, the scientific contribution to the world of science and to the scientific community by inspiring budding scientists. This will be the subject matter of the next two sections.

5. Scientific Contribution

A natural question one can ask is what is the scientific contribution of this spiritual scientist under discussion? His field of research interest was astronomy. He earned his Ph.D. in 1963 from Yerkes Observatory, University of Chicago under Dr. D. Nelson Limber who was a student of Indian-American Astrophysicist and Nobel Laureate Prof. S. Chandrasekhar. Famous "Chandrasekhar limit" is one of his major contributions in the field of evolution of stars.

Astronomy is one of the old branches of physics. It deals with the celestial phenomena like motion of planets around sun, evolution of a star and collision of stars or galaxies. The area of specialization of the spiritual scientist under discussion was dynamics of galaxies.

What does dynamics of galaxies mean? We know there are stars like sun that we observe daily adorning the night sky. Billions of these stars together make a galaxy. Our sun belongs to a galaxy called as Milky Way galaxy. Nearest neighbouring galaxy to this is called as

So far so good. Let's ask the next question in line. How much was his love for Holy Prophet (saw)? One simplest answer to this question would be to just read the book on the life of this spiritual scientist [1]. One will find that it's filled with anecdotes that make this point amply clear how deeply he was having love of Holy Prophet (saw). He followed Holy Prophet (saw) like his companions.

So, the first three fundamental qualities of a spiritual scientist - Love of Almighty Allah, the Holy Quran and the Holy Prophet(saw) are found clearly in the spiritual scientist under discussion. Let's ask the next set of questions. What are the other spiritual features in this day and age that a spiritual scientist is supposed to have? This constitutes the subject matter of our next section.

4. Love of Promised Messiah (as) and Khilafat-e-Ahmadiyya

If one has followed the article so far carefully, then it's easy to guess what should be the other qualities of a spiritual scientist? If one's answer is love for Promised Messiah and Mehdi(as) - Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian and Khalifat-e-Ahmadiyya, then one is absolutely on track. But the question that arises is how much love did he have for these two spiritual power houses?

One simplest answer to the former question is the marvelous work on Solar and Lunar eclipses done by him to prove the coming of Messiah Maud (as). The zeal with which the spiritual scientist took this research with utmost professionalism and then explaining it in lucid language to the world in number of speeches and articles that the sign of the coming of the Messiah of the latter days as prophesied by Holy Prophet (saw) speaks volumes of his love for the Messiah and Mehdi(as).

Other way to answer this question is the love for the throne of Messiah of latter days-Qadian Darul Amaan. He spent his life since 2007 upto his last breath in Qadian serving the mission of Islam Ahmadiyyat as President of Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian after the demise of Hazrat Mirza Waseem Ahmad even if having weaknesses due to old age.

For answer to the question how much was his love for Khilafat-e-Ahmadiyya? Let me answer it by the following three anecdotes.

(i)When Hazrat Musleh Maud(ra), Khalifatul Messiah II in early 1950s was re-establishing *Fazle Umar Research Institute (FURI)* [Historical account of this 75 years old great Institute was given by the writer in Mishkat April 2021] once again after partition of the subcontinent. After that in one of the speeches around 1955, Ahmadi Muslim youth were encouraged to go for higher studies in sciences. Musleh Maud(ra) emphasized that *doing science is equivalent to serving Islam Ahmadiyyat as a missionary.* Around the same time Prof. Hafiz Saleh Mohammad Alladin had finished M.Sc. in Physics. He was motivated by the clarion call of the Caliph in the context of *FURI* so much so that he made his mind to become a spiritual scientist that the idea of *FURI* demanded. (ii) In 1979, Prof. Muhammad Abdus Salam won the Nobel Prize and Hazrat Khalifatul Messiah III (rh) expressed his desire in Jalsa Salana Rabwah 1979 that Ahmadi Muslims should excel in knowledge and gave a clarion call to Jamaat for prayers in this direction. Prof. Hafiz Saleh Mohammad Alladin was present in this blessed Jalsa and after that extraordinary thing happened in his life due to the blessings of prayers and obedience to Khalifat-e-Ahmadiyya.

Prof. Dick Ter Haar of Oxford University invited Prof. Saleh Mohammed Alladin for 3 months in 1980 to his Department of Theoretical Physics, University of Oxford as a

4. This much will be perhaps enough to give one an idea how a spiritual part of *Ulul Albab* looks like. The intellectual aspects will be covered in the remaining sections. Regarding scientific contribution, partial description is given in Section 5. Every great scientist has motivated students as is the case with him. This interesting and inspiring aspect will be covered in Section 6. Finally, Section 7 will conclude and summarize the article. Let's get started. First thing first.

2. Efforts to Establish Unity of Almighty Allah

As we know the central theme of Islam Ahmadiyyat is establishing unity of Almighty Allah. This must lie at the heart of the activities of an Ahmadi Muslim who wants to become a spiritual scientist. Let us ask a question how had Prof. Hafiz Saleh Mohammad Alladin justified to be a champion in establishing the unity of Almighty Allah? Few following facts would be perhaps enough to answer this question in brief.

There is a 547-page collection of speeches given at the annual conventions (Jalsa Salana Qadian) based on just the topics revolving around Almighty Allah and His Attributes. These have been delivered in the period 1973 -2009 and count in number is around 32. The speeches are scholarly laden with spiritual insights. The collection is worth reading again and again. The reference to this treasure trove is given at the end [1]. Moreover, one of the amazing articles published in Review of Religions titled "Views of Scientists on the Existence of God" is one of the masterpieces of this spiritual scientist. One must read it and appreciate the depth of his spiritual intellect. There would be obviously other speeches and articles that are yet to be chronicled but the fact remains that this spiritual scientist has proved by his actions that he deserves to be called one among *Ulul Albab* - A spiritual scientist par excellence.

It's not just about writing articles and giving speeches. The spiritual scientist was an embodiment of the attributes of Almighty Allah at human level. He was reflecting the '*Nur*' of Allah in his personality. The word Saleh in his name was personified in his personality. Anyone who has met him or read about him or for that matter heard about him can testify to this fact. For understanding it in bit more detail how he reflected the attributes of Almighty Allah in his being, one needs to go through the book on his life and work whose reference is given at the end [1]. This way we have answered the first question. Let's ask the next set of questions. Was he having love of the Word of Allah as well? Was he having love of Holy Quran personified, i.e., Holy Prophet(saw) as well? This brings us to the next section.

3. Love of Holy Quran and Holy Prophet (saw)

A spiritual scientist who is having deep love of Almighty Allah must be in the same way having love of the Holy Quran and the Holy Prophet(saw). Let's first try to answer the question how much was his love for the Holy Quran. One can get the answer to this question simply by the fact that he was a *Hafiz-e-Quran*. I mean what else would be more convincing fact to justify his love for the Holy Quran other than this fact. He just didn't download the text of the Holy Quran to his biological memory in the head but, he was thinking like a spiritual scientist should think day in and day out about the deeper meanings of Holy verses of the Holy Quran. The speeches mentioned in previous section are replete with the Holy Quranic verses and their deeper meanings that reflects the level of love he had for Holy Quran.

Remembering One of the Ulul Albab Scientists at 10th Death Anniversary

Dr Mohsin Ilahi

1. Introduction

A nation who wants to live forever always remembers and follows in the footsteps of its great personalities who had made indelible marks on the history of that nation. Prof. Hafiz Saleh Mohammad Alladin from Hyderabad, India is one such personality of Ahmadiyya Muslim Community. He was considered one of the top 100 astronomers of the world and was an educational advisor to former President of India APJ Abdul Kalam. He retired as Professor of Astronomy and Director of the Centre of Advanced Study in Astronomy at Osmania University, India. He was born on 3 March 1931 and passed away on 20 March 2011 and this year March marked his 10th death anniversary. He must be remembered and emulated by students.

I regret not meeting this amazing personality in person due to my personal reasons of not being well aware about his life and work while he was alive. However, best efforts were done over the years to compensate this by reading about his life and work. A lot of motivation was received and is being received with each passing day. Alhamdullillah! One can hope and pray when other students read more and more about his life and work, they too will be inspired by his inspiring personality. In this article, a humble attempt has been made to motivate the readers for further reading about his life and work. In Sha Allah! This way the ultimate purpose of fulfilling the wish of Khalifa-e-Waqt is achieved as will be mentioned in detail towards the end of this article.

Before we move on, I would like to say few important things about the Arabic words *"Ulul Albab"* used in the title of this article. These two words can be considered the DNA of this article. On the demise of Prof. Hafiz Saleh Mohammed Alladin, Khalifatul Messiah V (aba) endowed the title of "one among *Ulul Albab*" to him. These words have been consistently used in Holy Quran to refer to a group of people having intellect along with spiritual insights. This in a way qualifies them to be called as 'spiritual scientists' or 'Godly scientists' as well. A humble effort here would be made to describe how a typical spiritual scientist or Godly scientist looks like and thus it will be easy to emulate for students and other readers. So, the idea is to divide the article into two parts. One dealing with spiritual aspects and other with intellectual aspects. Together they make a complete *Ulul Albab* scientist.

The plan of rest of the article is as follows. In Section 2 the most fundamental duty and purpose of one's life, i.e., establishing unity of Almighty Allah is briefly discussed with reference to Prof. Hafiz Saleh Mohammad Alladin. This naturally leads to Section 3 in which his love for the Holy Quran and the Holy Prophet (saw) is briefly explained. Logically speaking, if one has love of Almighty Allah, the Holy Quran and the Holy Prophet (saw), then one will be having love of the Promised Messiah (as) and the Khilafat-e-Ahmadiyya. This is discussed to some extent in Section

cumstances, the organisers do not reject the requests of guests. However, this Jalsa is being held under unique circumstances. Hence, those who are not able to attend should not hold any malice in their heart. Similarly, those who have been given invitations should do their utmost to attend, barring any extenuating circumstances. There are some who make the excuse of not attending due to the rain. His Holiness (aba) reminded that in Qadian and Rabwah, the Jalsa would be held out in open fields during the winter months, yet people happily attended. Even the earlier UK Jalsas, held in Islamabad would at times be held during heavy rain.

His Holiness (aba) recalled one such Jalsa which he attended, where the rain had come into the marquee, to the extent that whilst praying, the worshippers' knees and faces would become wet. In fact, His Holiness (aba) said that this happened with him as well. Hence, the weather should not be made an excuse for not attending the Jalsa.

His Holiness (aba) said that there are also those who make excuses and seek out mistakes to highlight. His Holiness (aba) said people should also remain mindful of this.

His Holiness (aba) said that in the dining marquee, guests should adhere to the social distancing measures put in place and anything they are reminded about by the volunteers. There are some who do not pay attention to this and are not mindful of the distance that must be kept. Hence, all guests should be extremely careful in this regard. Of course, masks must be taken off to eat, however whilst in line to get food, masks should always be worn. Volunteers and duty-holders should make it compulsory for themselves to always be wearing their masks, no matter where their duty may be. Even whilst raising or responding to slogans during the Jalsa, everyone should ensure that they continue wearing their masks. In order to keep everyone safe, everyone should keep their mouths and noses covered.

Diligence in Security Measures

His Holiness (aba) said that in order to ensure safety and security, there will be various checks. The guests should fully comply and not become annoyed by the various checks. Similarly, there should be no slackness in security, and everyone must remain vigilant.

His Holiness (aba) said that everyone should listen attentively to the Jalsa proceedings, rather than meeting in small groups and talking to one another. There will be many who are seeing each other after quite some time, but this should not be an excuse or deterrent from listening to the proceedings of Jalsa. These meetings should also not take one's attention away from prayers. In these days, one should focus on the remembrance of Allah. Wherever people may be watching and listening to the Jalsa, everyone should focus on the remembrance of Allah.

His Holiness (aba) presented a quote of the Promised Messiah (as) in which he said that merely the oratory skills of speakers should not be lauded, rather whatever is done should be done for the sake of Allah. People do not leave such gatherings having been reformed. His Holiness (aba) said that this points to the fact that we must not merely pay attention to how a speech sounds, rather we must pay close attention to the content and what is being said.

His Holiness (aba) prayed that may everyone attending or listening to the Jalsa bring about a true change within themselves. May the weather not present any hindrance, rather may Allah turn it in our favour.

***

send someone to bring him food. However, the Promised Messiah (as) came back carrying a tray of food himself. Then he told Mufti Sahib (ra) to begin eating, upon which Mufti Sahib (ra) could not hold back his tears, seeing this hospitality shown by the Promised Messiah (as). In fact, there were times when there would not be enough beds for the guests, and so the Promised Messiah (as) would offer his own bed to be given to them. These are some examples of the great level of hospitality shown by the Promised Messiah (as).

His Holiness (aba) said that all guests must be treated equally. No matter if one is an office-bearer, high-ranking official or an acquaintance; all guests must be treated with the same respect and good treatment. This is the true essence of hospitality. His Holiness (aba) said that most adhere to the high standards of hospitality that is expected of them. Those who fall short should analyse themselves and see how they can improve.

Always Maintain a High Standard of Moral Conduct

His Holiness (aba) said that he is aware of the fact that there are some guests who may act in a harsh or unbecoming manner. However, the volunteers and duty-holders must maintain their high standard of morals and act with great patience. His Holiness (aba) said that there are certain things that volunteers will be reminding guests about, such as wearing a mask, social distancing etc. There are some who may dislike hearing these things, but no matter what, the volunteers must maintain their patience and high morals. One of the signs of a believer is that they honour their guests. This quality should be found within everyone.

His Holiness (aba) said that due to the inclimate weather and muddy conditions at Hadeeqatul Mahdi, parking arrangements have also been made off-site, from where busses will shuttle the guests to the Jalsa site. There may be some who bring their cars straight to the Jalsa site, and insist to be let in, but the duty-holders should lovingly and patiently direct them and explain the arrangements to them.

Responsibilities of Guests Attending Jalsa

His Holiness (aba) said that Islam teaches the guests to also be mindful of their hosts. They should not enter one's home without first informing them. Though this may not apply to the Jalsa guests in general, this year, due to the conditions, an age-limit has also been set for the attendees of Jalsa, along with other conditions. In this regard, certain individuals who meet these conditions have been selected to attend the Jalsa. There are also newcomers to the country who insist upon being allowed to enter the Jalsa. His Holiness (aba) said that by going against the guidelines, they raise the potential risk of discord. But as Islam has said, a guest should not enter without prior permission. And if they are turned away, then they should happily oblige without any complaints.

His Holiness (aba) said that one of the great purposes of attending Jalsa is reformation of the self. By following the guidelines which may restrict one from entering the Jalsa, one increases in their own piety by showing obedience. Those who have not been able to attend should pray with great fervour, so that those who have been unable to attend this year, may freely attend the Jalsa in the future.

His Holiness (aba) said that the Companions (ra) would always try to fulfil the commandments of the Holy Qur'an in their own way. Once, a companion said that he would go to people's homes at odd hours, so that upon being turned away, he could fulfil the commandment of the Holy Qur'an of returning home happily when not granted entry by the host. However, he would never be turned away from anyone's door.

Overcoming Difficulties Faced During the Convention

His Holiness (aba) said that under normal cir-

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 6TH August 2021 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz, and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) said that today, God-willing, the Jalsa Salana [annual gathering] UK is commencing.

His Holiness (aba) said that in these days, everyone should pray that the Jalsa is held successfully, and everyone is able to increase in virtue and righteousness. Due to the pandemic, the physical attendance may be limited, but there are many others who are participating from their homes and mosques. All those participating elsewhere should take part in spirit as though they are physically at the Jalsa.

His Holiness (aba) said that this year, the Jalsa is a new experience for the organisers along with the attendees. Certain things could not be tended to by the organisers due to the various restrictions, and so the guests should also remain patient. His Holiness (aba) said that we should pray for the Jalsa to return to its original grandeur.

His Holiness (aba) said that there are some who may not be satisfied with the selection process undertaken to decide who would attend. His Holiness (aba) said that those who feel this way should forgive the organisers, whether there were shortcomings or not, as this was the first such experience under the circumstances.

Instructions to Duty Holders During the Jalsa

His Holiness (aba) said that he would highlight some of the important points which should be kept in mind by the duty-holders as well as those attending the Jalsa.

His Holiness (aba) said that no matter if the Jalsa is being held at a smaller scale, there should be no reduction in the level of hospitality shown to the guests of the Promised Messiah (as).

His Holiness (aba) said that volunteers should not become relaxed, and should be hospitable with great care. Among the volunteers during the Jalsa UK, there are some who become experts in their duties and possess great capabilities. Hence, the duty-holders have the potential to do excellent work. At the same time, the Qur'an commands us to constantly remind one another of good things. And so, no matter the smaller numbers, the volunteers should not slacken and should carry out their duties in the best possible manner.

Adopt the Virtue of Hospitality

His Holiness (aba) said that hospitality is one of the great attributes of prophets. As such, we must all adopt this quality. During the time of the Holy Prophet (sa), when guests began arriving in large numbers, the Holy Prophet (sa) would divide the responsibility of hosting them among the companions. He would regularly inquire from the guests as to whether they were satisfied with everything. The guests would reply that they had never experienced such great hospitality. This was a result of the teachings and example set forth by the Holy Prophet (sa).

His Holiness (aba) said that once, the Promised Messiah (as) said that if a guest were to arrive and their demeanour was negative, even still, the host must treat them with great care, and should not respond to harshness with harshness.

His Holiness (aba) said that the Promised Messiah (as) established great examples of hospitality for us. And this was to be so, as the Promised Messiah (as) was meant to exhibit high moral standards, in order to portray the beautiful teachings of Islam.

His Holiness (aba) said that Hazrat Mufti Muhamad Sadiq (ra) was a guest, and upon arrival, the Promised Messiah (as) told him that he would arrange for food to be brought to him. He thought the Promised Messiah (as) would